

لنبض کتیرین اعیت الراجح

بشاد الحمد والمنه کہ ان آیام ندرت
انضام میں رسالہ ندرت بیان نادر عنوان معین حکیمان مفید طبیبان
حادی تفصیل بیان اقسام نبض
اسم باسم

سؤال العرفان النبض

من تالیف لطیف
طیب فائق طبیب لائق مستند اطبا سر دفتر حکما جامع کمالات صبری
ومعنوی حکیم بشیر احمد صاحب گویا موی
باہتمام بی بی کیو ر
(راجہ) رام کمار پریس ڈاکٹر

مطبع مندرجہ ذیل کتب خانہ مندرجہ ذیل چھپکشیان ہووا

اعلان - اس کتاب کی دوسری نمبر ۱۸۷۴ء پر سختی مطبع پرا ہو گئی ہے۔ قیمت ۲۴

اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ ہمیشہ فروخت کے لئے موجود رہتا ہے جس کی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جس کے معائنہ و ملاحظہ سے ناظرین اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت کتب بھی باعتبار ارادہ و مطابقت کے ارزان ہے اس کتاب کے ٹیٹل برج کے تین صفحات پر بعض کتب طب اُردو و دوح کرتے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدامت کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

کتب طب مختص بعلاج انسان

ترجمہ اقصائی شرح موجز - کامل در
دو جلد کا غذائی گندہ -
زبدۃ الحکمتہ -

قدرتی سل و دوق کا علاج - اس
چھوٹے سے رسالہ میں اچھے طور سے بیان

ہے قابل دید - جدید البطب -

شفاء الامراض - غیر مطبوع -

نفید الاجسام - مع فوائد عجیبہ -

طب احسانی -

مجمع البحرین -

علاج الغربا - کا غذائی نجی -

ترجمہ اردو شرح اسباب - کام

دو جلد میں -

ترجمہ طب اکبر -

اردو ترجمہ کلیات سیدی - ترجمہ

مولوی عابد حسین صاحب الملقب عالم

فاضل - جلد اول -

جلد دوم

جلد سوم و چارم

اکسیر القلوب - ترجمہ شرح القلوب

تحفۃ الاطبا -

ترجمہ قراہین شفاء -

قراہین ذکائی اردو -

ترجمہ زاد غریب -

بَعْوَجِ صَنَاعِ مِکْنِیْ کَانَ وَضِلْ خَلْقِ مِیْنِ دِیْنِ نَا

رسالہ ناد عنوان مفید طبیبان حاوی تفصیل بیان
اقسام نبض نسلی بہ

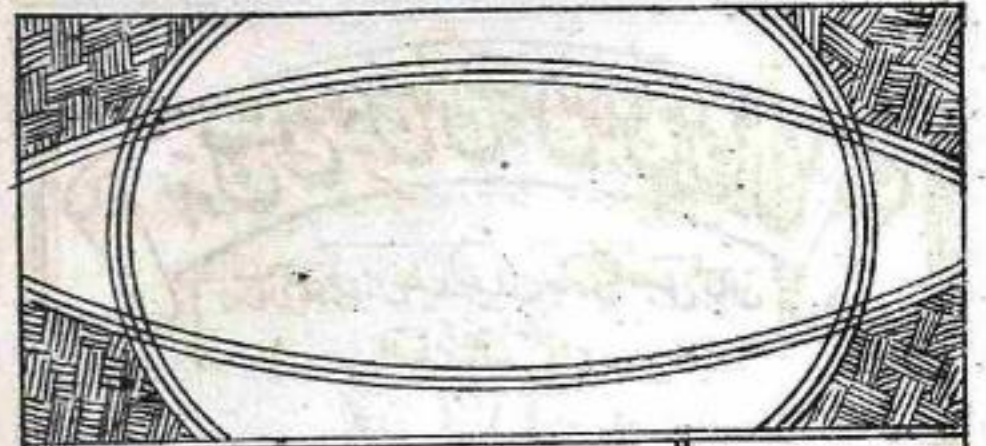
رِسَالَةُ

تَعْرِیْفِ النَّبْضِ

Hakim Haji Ali Zia Ahmad Sabri Al-hamd Dawakhana Saliwal

مولفہ استاد حکماء و مستند اطباء حکیم مرزا بشیر احمد صاحب
گویا موی بہ تحفظ حق تالیف

در مطبع (دار) اکملہ دار و شریعت مطبع نو کیشو مطبع



بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایسا دانش آفرین کہ جس نے ذرہ تیرہ خاک کو آئینہ جہاں بنا یا اور نسیم
جان سے ویران خانہ تن میں رنگ گلستان جہاں نظر

بہار حسن از گل کرد پیدا ز شاخ و برگ تن گلستان بستہ ز خون بر چہرہ با لید خازہ بہر گ آوردہ از خون آب در جوئے بچشم کم مبین اے جان رنگے را زرگ باشد زبانی بہر تشریح ز نبض احوال دل چہستہ گفتہ تعالی اللہ زہے قادر حکیم	نگند از پوست بیرون را از گل را کہ رنگ روئے ہر دمہ شکستہ بغیر و پوست کردہ عہد تازہ ز نشتر مو بمو بوشگا فتہ موئے بجائے بردہ است آخرتے را بود کم آنکہ دریا بد بہ قصہ روح ز باطن راز با سربستہ گفتہ دم عیسیٰ بود از دوسے نیسے
---	--

ہر جنس سے ایک سکون عیاں کیا اور ہر سکون سے آرام جان پیدا
کیا سکون سامعہ شاق حرکت زبان بشرین گفتار ہو اور سکین نیجان دل بستہ
جس نبض درست رفتار ہے نظم

نڈانم چہ در نبض ہنسا دہ چہ باشد در انگشت ہشیار مرد چہ نورست در دیدہ دیدہ ور چہ کردی رگے را کہ غنبار شد دریں لحم و شحم آدمیت ز تست	کز در اسر بستہ بکشا دہ کہ در یا بد از نبض رنجور درد کہ از چہرہ دارد بباطن نظر ہم از خون گرفتار آزار شد دریں پوست مغز از تو تو لیر حیرت
---	--

شکر اس کا اندازہ تحریر و تقریر سے زیادہ ہے جس نے انسان کے
دیدہ دل کو بنیائے حکمت بالذہ کیا اگر بغور دیکھا جائے تو ہر رگ تن چشمہ نو
اور ہر موے بدن فتیلہ شمع طور ہے شمع

نہفتہ در بدن نوئے ز جہاننا پسندیدہ ترین سخن نعت ختم رسل ہادی سبل ہے کہ قانون شریعت سے سقیمان بہتر ضلالت کو داروے شناسائی طریقت سے شفا دی اور نبض شناسی حقیقت کی مزاج دانان شریعت کو مخزن اسرار رسالت سے عطائی	ز دیدہ کرد پیدا نا بد انہا طپش نبض در محبت دوست آتشے گرترا بہ سینہ بود نو شداروے آن طلعت دوست سے ہر ش در آب گینہ بود
--	--

در دوا و از دو صد دوا بہتر	خاک را ہش ز تو تپا بہتر
پس ز خاک ز ہش شفا بخیزد	از در عشق او دوا خیزد
ہم شفیع الوری در خوانند	ہم امام الہدی در ادا نند

صلی اللہ علیہ وسلم و علی الدوا صحابہ الکرام اما بعد خاک را بشیر احمد بن مرزا احمد بیگ بن مرزا حکیم قادر بخش صاحب مرحوم و مغفور گو یا موی معلق ضلع ہر دوئی عرض پرداز ہے کہ بعد تالیف و طبع رسالہ معیار الحکمت و خوان حکمت و بیضاوی حکمت معروف برائے آتشک و تحقیقات نادرہ طبی معروف بمفردات ہندی و مجربات بشیر معروف بر سائل قوت باہ و گنجینہ بیدک کہ جنین اکثر مدحت نامور رئیسان والا تبار و نوینیان نامدار تحریر ہوئی اس بیچدان کو یہ ندامت دانگیر ہوئی شعر

گل بہستان و بلبل اندر راغ	سوخت از لغزہ بر چہنسا داغ
---------------------------	---------------------------

اور کیونکر خجالت نہ ہوئی شعر

خواجہ اش بندہ پرور افتادہ	بندہ در بند دیگر افتادہ
---------------------------	-------------------------

لیکن دل خزان رسیدہ ندامت کو ان اشعار آبدار سے تازہ و مسکنت اور غازہ مدحت محمد صرح الخطاب سے رخسار شاہد مراد کو ہر ہفت کرتا ہوں نظم من شہری داوست شہر یار سے

گر شد سخنم بہر دیار سے	من شہری داوست شہر یار سے
------------------------	--------------------------

دانند کہ از کدام شہر	در بارگہ کہ شاد بہر
باشد ہم ازین فروغ نامش	کایں تافتہ مہ ز طرت بامش

اگرچہ بچہ گردانی صریح ہوئی مگر انجام کار باز گشت سوے امام تسبیح ہوئی زبان تباہ فکرمسا و طبع ندرت ز آئادہ خوش بیانی ہے و خامہ بعد زبان گوہر بار و انال دستیار استعداد مشک فشانی مگر فرصت دراز اور بخت و مساز چاہیے کہ ایسے نامدار باوقار خرد و ور بندہ پرورد و ملتند بخت بلند کا ایک حرف اس کے وصف کتاب سے بیان کیا جاوے دانش پناہ فلک دستگاہ شہر یار کشور دانشوری مشہور آفاق بغربا پروری چین آرا سے دولت گلشن پر اسے حشمت سرخیل خرد مندان آفاق بموشگانی و نکتہ طرازی سرگروہ سخن ستخان زمانہ بطلاقت و سخن پردازی زلہ ربا اسکا جود حاتم طائی تعلیم یافتہ اسکا دم سحائی داروے جان رو مندان چارہ ساز بیچارگان مستمندان فیاض زمانہ فیض سانی میں یگانہ حاصل بحر و کان پس ماندہ اسکی نعمت خانہ سخاوت کا کیمیا اگر خورشید خاک بردار اس کے دروازہ ہمت کا وہ دریا دل کہ لعل دگر اس کے روبرو پیش روہ مستغنی طبع کہ معدن سیم و زر اس کے سامنے ناچیز ہلال رکاب سپہر احتشام والا خطا عالمی مقام جناب نواب نصیر الاسلام خان صاحب بہادر ادام اللہ قیامہ نظم نام بر آدرده بہ گو یا مؤ

نیک تن و نیک دل و نیک خو	نام بر آدرده بہ گو یا مؤ
--------------------------	--------------------------

شہر از دور و کش بونان زمین	عقل پر ربانی اور دلنشیں
نیمت بر احساق لجام جواد	زندہ کند مردہ دل از گفتگو

یہ رسالہ کہ نامزد بہ تعریف النبض ہے خاص بنام نامی اسی نامدار ذوی الاقتدار کے نقش پذیر ہے کہ دعائے ترقی دولت و جاہ اسکی طراز دامن دل ہے اور وظیفہ خیر گالی اسی کا خمیر آب و گل در تقسیم اس رسالہ کی ایک مقدمہ و پانچ فصل اور خاتمہ پر کی گئی ہے مقدمہ مشتمل ہے دو قانون پر واضح ہو کہ نبض حرکت شریان رگ جہنہ کو کہتے ہیں جو ناشی ہے تجولیت امین قلب سے اور اس حصہ قلب میں روح حیوانی زیادہ ہے بنسبت خون کے کیونکہ یہ حصہ قلب کا معدن ہے روح حیوانی کا اور شریان نرم مانند عصب کے ہے لمس میں اور سخت ہے ٹوٹنے میں مثل عصب کے اور اسکی سطح داخلی میں غشاء رقیق مثل جالے مکڑی کے موضوع ہے اور مخلوق ہے کیفیات عصب سے متخلخل اور نجوت ہے تاکہ روح حیوانی کو تمام اعضا میں پہونچا دے اور خون مثل مرکب کے اسکے ساتھ موجود ہے اور مسامات جلد اور یہ سے جذب ہوا کر کے حدت روح حیوانی کو اعتدال میں لاتی ہے اور شریان ذی حس نہیں ہے تاکہ حرارت خون و روح و حرکت اخلاط سے متاثر نہ ہو کیونکہ ذی حس ہوتی تو متاثر ہونے سے محفوظ نہ رہتی اور حرکت شریان کی اگرچہ بدیہی ہے مگر حکمت

اختلاف کیا ہے کہ حرکت اسکی بالذات ہے یا بالقصر باعتبار قلب کے مگر مؤلف کے نزدیک حرکت شریان کی بالذات نہیں ہے جیسا کہ آگے بیان کیا جاوے گا اور شریان میں دو طبقے ہیں اور فائدہ دو طبقہ ہونے کا یہ ہے کہ روح حیوانی کو جو مادہ حیات ہے محفوظ رکھے اور کوئی آفت نہ پہونچے دے شریان کے ذریعہ سے احوال قلب و دیگر اعضا کا دریافت کیا جاتا ہے اب یہاں پر اس بات کا بیان کرنا ضرور ہے کہ ہاتھ کے شریان کو تمام جسم کے شریان پر کیوں ترجیح دی گئی ہے باوجودیکہ حرکت نبض کی تمام شریان سے ظاہر ہے یہ امر بدیہی ہے کہ سکتہ و قویہ میں کوئی شریان متحرک نہیں رہتی ہے بجز شریان معاصرہ مستقیم کے اور حرکت اس شریان کی بقائے حیات تک رہتی ہے اور حس و لمس سے معلوم ہوتی ہے مگر شریان ساعدہ کہ ہر وقت متحرک رہتی ہے لہذا بچہ مصلحت اسکا دیکھنا ضروری تصور کیا گیا ہے اول یہ شریان مقابل دل کے واقع ہے جو مبدیہ نبض کا ہے دوسرے ہاتھ کو ہر شخص دکھلا سکتا ہے اور شرم نہیں کرتا حتیٰ کہ عورات پردہ نشین بخلاف اور اعضا کے تیسرے شریان ہاتھ کی بخوبی نمایاں اور وہ گوشت میں پوشیدہ نہیں ہے بخلاف اور شریان کے چوتھے یہ شریان بخارات وغیرہ سے ممتلی نہیں ہے مثل شریان دیگر کے پانچویں شریان ہاتھ کی باریک نہیں ہے جس کا دیکھنا مشکل ہو مثل شریان اور اعضا کے چھٹے شریان نبض کی بمقابلہ

اور شرائین کے وسیع ہے اور بوجہ وسعت کے روح حیوانی اس میں زیادہ ہو
بدینہ بوجہ احوال قلب بخوبی معلوم ہوتا ہے قانون اول بیان شرائط نبض دیکھنے
میں جسکا جاننا طبیب کو ضرور ہے کس لیے کہ یہ معاون ہے دریافت حال
مریض میں شرط اول طبیب کو معتدل المزاج صحیح الطبع ہونا چاہیے
تاکہ تجویز اسکی اعتبار کے قابل ہو شرط دوسری انگلیاں طبیب کی
لطیف ہوں تاکہ حرکت نبض کی بخوبی معلوم کر سکے شرط تیسری طبیب کو
چاہیے کہ نبض کو انال سے دیکھے یعنی انگلیوں کے سر سے اس واسطے
کہ قوت حساسہ انال کی زیادہ ہے نسبت تمام جسم کے شرط چوتھی نبض کو
چار انگلیوں سے دیکھیں یعنی مسجہ اور وسطی اور نبض اور خضر کو ابہام دست
کی طرف رکھیں اور مسجہ کو طرف ساعد کے کس واسطے کہ شریان نزدیک
ابہام کے زیادہ معلوم ہوتی ہے بخلاف ساعد کے پس مسجہ کو جبکہ حسب
انگلیوں سے زیادہ ہے ساعد کی طرف رکھتے ہیں شرط پانچویں طبیب
کو چاہیے کہ نبض کو عرصہ تک دیکھے حتیٰ کہ تیس بیست نبض حاصل ہوں کیونکہ
اس درمیان میں بخوبی حالات تغیرات کے معلوم ہو جاتے ہیں اور ادنیٰ
بدلت نبض دیکھنے کی بارہ نبض ہیں شرط چھٹی طبیب کو چاہیے کہ وقت
دیکھنے نبض کے آنکھوں کو بند کر لے تاکہ خیالات ظاہری سکے دل سے دور
ہوں اور دل اس طرف متوجہ ہو شرط ساتویں طبیب کو چاہیے کہ نبض

مریض کی اس وقت دیکھے کہ مریض کو خشم اور غم اور فرح اور امور نفسانی اور
بدنی مثل ریاضت اور حمام اور خواب مفراط اور گرسنگی اور سیری اور مثل
اسکے جو تغیر و ہندہ ہیں لاحق نہ ہوں کیونکہ ایسی حالتوں میں نبض قابل
اعتبار کے نہیں ہوتی ہے شرط آٹھویں طبیب کو وقت ملاحظہ نبض کے
اس بات کا ضرور لحاظ رکھنا چاہیے کہ اس مقام میں جہاں مریض موجود
ہے اس وقت شور و غل اور صدات قویہ جو باعث تشویش طبیعت کے ہوں
نہ ہوں اور مریض اور طبیب دونوں خاموش ہوں شرط نوین طبیب کو چاہیے
کہ بعد ملاقات مریض کے تھوڑا زمانہ توقف کرے اور اول مزاج پرستی وغیرہ
میں مصروف ہو اور بعد نبض دیکھے کیونکہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ مریض کو ملاقات
طبیب سے فرح مفراط یا شرم یا خوں لاحق ہوتا ہے اور ایسی صورت میں
بوجہ تغیر حال کے نبض قابل اعتبار کے نہیں ہوتی شرط دسویں نبض دہنے
ہاتھ کی داہنے ہاتھ سے اور بائیں ہاتھ کی بائیں ہاتھ سے دیکھے شرط گیارہویں
طبیب کو چاہیے نبض میں اول قوت اور ضعف کو دریافت کرے اگر نبض قوی
معلوم ہو تو انگلیوں سے دبا کر دیکھے اور اگر ضعف معلوم ہو تو انگلیوں کو
سبک رکھے تاکہ حرکت اسکی موقوف نہ ہو جادے قانون دوسرا نبض
دکھانے کے بیان میں مریض کو واجب ہے کہ جبوقت طبیب کو نبض دکھائے
یہ شرائط نگاہ رکھے شرط اول مریض کو چاہیے کہ نبض طبیب کو چار زانو

بیٹھ کر دکھاوے شرط دوسری مریض کو لازم ہے کہ کوئی چیز مثل تعویذ وغیرہ کے ہاتھ میں نہ باندھے اور نہ کمر کے شرط تیسری مریض کو چاہیے کہ وقت دکھانے نبض کے ہاتھ کو پہلو کے مقابل رکھے شرط چوتھی ہاتھ کو نہایت آرام اور سکون سے رکھے اور بغل کے نیچے گڈھانہ رہنے پاوے فصل اول حالات نبض مرکبہ میں اور مشتمل ہوتا ہے نوع پر نوع اول تعریف نبض ہیں واضح ہو کہ نبض لغت میں حرکت کرنے کو کہتے ہیں قال حکماء النبض حرکت من ادعیہ

الروح من انبساط والقباض لتبرید الروح بالنسیم وخراج الفضلات الدخانیۃ یعنی نبض ایک حرکت ہوتا ہے روح سے اور مرکب ہوتا ہے انبساط و انقباض سے واسطے سردی پہنچانے روح کے ساتھ ہوا کے اور دفع کرنے فضلات دخانیہ کے مخفی نہ رہے کہ انبساط کشادہ ہونے لگ کو کہتے ہیں کشادگی اُسکی واسطے جذب کرنے ہوا کے ہوتی ہے تاکہ حدت روح کی بوجہ پہنچنے ہوائے سرد کے دفع ہو اور انقباض بند ہونے لگ کو کہتے ہیں خراج فضلات دخانیہ کا بدون انقباض کے ممکن نہیں پس ثابت ہوا کہ نبض اُس حرکت کو کہتے ہیں کہ جو مکان روح حیوانی سے پیدا ہوا اور مرکب ہوا انبساط اور انقباض سے اور ہر نبض مرکب ہے دو حرکت اور دو سکون سے کس لیے کہ حرکت کے لیے جبکہ اپنی حد کو پہنچتی ہے سکون لازم ہے اگرچہ وہ سکون ظاہر نہ ہو اور جو سکون کہ بعد انبساط اور قبض انقباض کے پیدا ہوتا ہے اسکو ظاہری یعنی خارجی اور سکون حقیقی کہتے ہیں اور جو سکون کہ بعد انقباض

لے اور عیہ روح حیوانی بخیرتی ہے

اور قبل انبساط کے واقع ہوتا ہے اسکو سکون باطنی اور مرکزی کہتے ہیں اور قید آخر انبساط اور اول انقباض کی اسواسطے کی ہوتا کہ سکون مطرقتی کہ بعد قرعہ اول اور قبل قرعہ ثانی کے واقع ہوتا ہے اعتبار سے خارج ہو جاوے ورنہ لازم آتا ہے کہ مطرقتی مرکب ہو چار حرکت اور چار سکون سے اور یہ خللات ہوتا ہے بعض حکماء نے یہ شبہ کیا ہے کہ حرکت نبض کو مرکب نہ کہنا چاہیے کیونکہ زمانہ واحد میں حرکت انبساطی اور انقباضی معلوم نہیں ہوتی ہے اس نظر سے کہ ہر شے کی ترکیب میں اجتماع اجزاء و ایتراکب عندہ کا ہوتا شرط ہے۔ و ہذا لا یوجد فی النبض دفع شبہ یہ ہو کہ مرکب دو نوع ہو ایک خارجی دوسرے ذہنی پس جو ترکیب مشہور خارجی ہے اور ترکیب نبض کی ذہنی ہو پس اسکو مرکب ساتھ انبساط اور انقباض کے کہنا جائز ہے کذا قال محمد قسری نوع دوسری تعریف حرکت میں اور مشتمل ہے

آٹھ قسم پر قال حکماء الحركة ہی المخرج من القوة الی الفعل علی التدریج اولیہا یسر الابدفعۃ یعنی حرکت اسکو کہتے ہیں کہ جو برآء بالقوی سے طرین بالفعل کے بہ آہستگی نہ ایکبارگی اور یہ قید اسواسطے کی گئی ہے تاکہ کوئی فساد تعریف حرکت میں داخل نہ ہو کیونکہ جو دفعہ قوت سے طرین فعل کے خارج ہوتی ہے اسکو کون کہتے ہیں اور اگر وہی دفعہ زائل ہو جاوے اسکو فساد کہتے ہیں پس ثابت ہو گیا کہ حرکت نبض کی خللات اسکے ہے اسواسطے کہ حرکت میں شرط ہے کہ متحرک اسکا صورت نوعیہ اپنی پر قائم رہے بعد متحرک کے بخلاف کون

وفساد کے بغیر صورت لازم ہو اسطو کا قول ہوا کہ انہما کمال دل لما بالقوة
من جهة ما هو بالقوة یعنی حرکت کمال دل ہوا اس قدر کہ بالقوة ہوا اس جہ سے
کہ بالقوة ہوا پس بقول کے ثابت ہوا کہ شر بالقوة نسبت شر بالفعل کے ناقص ہے
پس بالقوة کو طرف بالفعل کے انکمال ہوا اس واسطے کہ کمال مراد لاحق کو کہتے ہیں
کہ جو حاصل ہوتا ہو اس شر سے کہ بالفعل میں موجود نہ تھا اور کمال جو حرکت
نبض میں بیان کیا گیا ہو یہ قابل اعتبار کے نہیں ہوا واسطے کہ امر لاحق اور غیر لاحق
دونوں پر اطلاق کمال ہوتا ہو اور قید میں جہ ما هو بالقوة کی اگر نہ ہوتی تو بالفعل
کمال ثانی اور حرکت کمال ثالث ہوتا پس معلوم کرنا چاہیے کہ یہ حرکت کمال ثانی اور
اور بالفعل کمال ثالث افلاطون کا قول ہوا کہ انہما کون الجسم فی امر من الانحرث
یعنی حالہ فی کل آن بعرض مخالفاً حالہ قبل لان وبعده یعنی حرکت ہونا جسم کا ہوا
پہنچ کسی امر کے امرون سے ساتھ اس حیثیت کے کہ ہووے حال اسکا ہر آن کہ لاحق
ہووے مخالف حال کے کہ قبل وبعده اس کے ہوا یعنی ہر آن میں حال اس کا
مخالف ہو آن ماضیہ اور آئندہ سے اب جاننا چاہیے کہ حرکت آٹھ قسم کی ہوا چار کو
اطباء نے دلائل سے ثابت کیا ہوا ازروے قطع مسافت کے اول بنی دوسری تشری
تیسری ارادی چوتھی طبعی مگر حکماء نے حرکت عرضی کو کہ جو حرکت ذاتی میں شامل ہے
خارج کیا ہوا چنانچہ ہر ایک علیحدہ علیحدہ بیان کی جاتی ہیں قسم اول بیان حرکت
ایسی میں حرکت ایسی اس حرکت کو کہتے ہیں کہ منتقل ہونے مکان سے دوسرے

مکان کی طرف اور یہ عام ہوا اس بات سے کہ مکان حقیقی ہو یا مجازی اور مثال
اسکی نقل کوڑہ پر آب ہے ظاہر ہوتی ہوا کہ اسکو ایک جگہ سے دوسری جگہ رکھنا انتقال
حقیقی مکانی ہوا اور چونکہ مکان حقیقی پانی کا کوڑہ ہوا اور مکان مجازی سطح حاوی کوڑہ
پس انتقال سکون نہیں ہوا مگر مکان مجازی سے اور حرکت ایسی کہ مکانی بھی کہتے ہیں
اور معنی مکان کے مختلف ہیں بعض کہتے ہیں کہ مراد اس سے سطح باطن جسم حاوی کی ہے
کہ جو ماس ہو سطح ظاہر جسم محوی کے اور یہی مذہب ارسطو کا ہوا اور نزدیک بعض کے
مقصود اس چیز سے ہے کہ وہ منع کرے اس چیز کو نزول و صعود میں الناس
اسی واسطے سب لوگ زمین کو مکان حیوانی کہتے ہیں نہ مکان ہوا پس معلوم ہوا
کہ نزدیک ارسطو کے ارض کو مکان ہوا کہنا درست ہے اس واسطے کہ وہ حاوی ہے
اور سطح ارض کے مگر یہ قول قابل اعتبار کے نہیں ہوا واسطے کہ مکان اسکو کہتے
ہیں جو قابلیت رکھتا ہو داخل ہونے العباد مثلاً جسم کو قسم دوسری حرکت قسری
میں اس حرکت میں تبدل جزاء شر سے واقع ہوتا ہوا اور یہ دونوں ہوا اول غیر پہ
قیاس کرنے سے معلوم ہو جیسے مستدیر اپنے مرکز پر حرکت کرتا ہوا مانند حرکت چکی فلک
کے دوسری بنظر نفس شر کے واقع ہوا مانند حرکت قیام کے قاعد کو اور حرکت قعود
کی واسطے قائم کے اور ظاہر ہوا کہ ان حرکات میں تبدل جزاء شر متحرک میں واقع
ہوتا ہوا مخفی نہ رہے کہ اجتماع حرکت مختلفہ کا متحرک واحد میں بزمان واحد
ممكن الحصول ہوا اس واسطے کہ ہر شر حیثیت مختلفہ رکھتی ہوا کیونکہ حرکت اپنی اور

حرکت وضعی میں کسی قدر فرق واقع ہو پس معلوم ہوا کہ حرکت وضعی کو حرکت مکانی
شرط نہیں ہے اور حرکت اپنی کو حرکت وضعی شرط ہے قسم تیسری حرکت کمی جو تعلق
ساتھ مقدار کے اور یہ دونوں ہر ایک باعتبار زیادتی حجم کے دوسری باعتبار
نقص حجم واضح ہو کہ زیادتی حجم کی دو حال سے خالی نہیں ہے ایک یہ کہ جو بوجھ
زیادتی وزن کے واقع ہو مانند فرہی نمو کے دوسری یہ کہ بغیر زیادتی وزن کے
واقع ہو مانند پھولنے روئی اور اسفنج کے اور اسکو تخیل غیر حقیقی کہتے ہیں اور جو
بہ نسبت لاحق ہونے کیفیت کے ہوتا ہے اسکو تخیل حقیقی کہتے ہیں مانند گھلنے بج
کے اور یہ امر نہیں ہو سکتا ہے مگر ساتھ حرارت کے اور جو بوجھ نقصان حجم کے ہوگی
دوسری میں اول بعض اجزاء شر کے فنا ہو جادین مانند ذبول اور ہزال کے دوسری
باوجودیکہ تمام اجزاء باقی رہیں مگر نقصان حجم میں پیدا ہوا اور اسکی بھی دونوں میں
اول بوجھ تاسکا جزا شر کے پیدا ہو مانند پانی کے جبوقت اسکو کسی ظرف میں
رکھیں وہ بہتہ ہو جادے یا ہوا کہ بالقدر منبسط ہوئی ہو اور مثال اسکی یہ ہے کہ جب
دہن شیشہ کو اپنے منہ میں لگاتے ہیں اور ہوا اس سے مجذب کرتے ہیں اور فوراً
دہن شیشہ کو انگلی سے دبا کر پانی میں اٹا دیتے ہیں تو پانی شیشہ میں داخل
ہوتا ہے اور یہ اثر بجز نقصان حجم کے پیدا نہیں ہوتا ہے دوسری بوجھ خارج ہونے
جسم غریب کے کہ علت تخیل جسم کی حاصل ہو مانند روئی اور ابر مردہ کے ہوا سے
کہ بوجھ خارج ہونے ہوا کے ناقص حجم ہو جاتے ہیں پس نقصان حجم میں جس طور پر ہو

اسکو اطبا شکا سفت کہتے ہیں اسکی دو قسمیں ہیں تکاثف حقیقی اور غیر حقیقی حقیقی
کے واسطے تاسکا جزا شرط ہے اور غیر حقیقی کے واسطے خارج ہونا جسم غریب کا
لازم ہے چوتھی حرکت کیفی جو از دے کیفیت کے واقع ہو یعنی کیفیت سے مانند آب
گرم کے کہ وہ بتدریج سرد ہوا اور قید تدریج کی ہوا سے ہے کہ استحالة میں فرق نہ واقع ہو
اور بھی معلوم کرنا چاہیے کہ حرکت کیفی سب کیفیتوں میں نہیں پیدا ہوتی ہے بلکہ محض
انہیں کیفیات میں پیدا ہوتی ہے جو قابلیت اسکی رکھتے ہیں مانند شدت و ضعف
کیفیات اربعہ حرارت اور برودت اور رطوبت اور یسوت کے اور نیز ان
چیزوں میں جو کہ اُن سے تعلق رکھتی ہیں مانند سفیدی اور سیاہی کے اور جو شو
شدت اور ضعف قبول نہیں کرتی سہیں حرکت کیفی واقع نہیں ہوتی قسم پانچوین
حرکت عرضی کے بیان میں جو کہ تابع حرکت جسم دوسرے کے ہو مانند حرکت
سواری کشتی کے جو تابع حرکت کشتی کے ہے اور حرکت آب کوزہ کی جو تابع حرکت
کوزہ کے ہے قسم چھٹی حرکت قسری کے بیان میں جو تابع حرکت جسم دوسرے
کے نہ ہو لیکن محرک غیر کی محتاج ہو مثلاً پتھر کا اوپر کو جانا اسکے اختیار سے باہر ہے
اور نیچے آنا اسکا اسکے اختیار میں ہے پس حرکت پتھر کو جو اوپر کو ہوئی اسکو قسری اور
جو حرکت نیچے آنے سے پیدا ہوئی اسکو حرکت طبعی کہتے ہیں قسم ساتوین حرکت
ارادی کے بیان میں جو تابع دوسرے جسم کے نہ ہو بلکہ محرک اسکا نفس محرک
میں موجود ہو لیکن شعور اس میں شرط ہے مثلاً چلنا پھرنا حیوانات کا قسم آٹھوین

حرکت طبعی کے بیان میں جو تابع جسم دوسرے کے نہ ہو اور محرک نفس متحرک
میں موجود ہو مگر شو متحرک محض بے شعور ہو مثلاً حرکت پتھر کی جو اوپر سے نیچے کو
آتا ہو بالطبع بلا شعور ہو نوع تیسری اس بیان میں کہ حرکت نبض کی کون
ہے۔ نزدیک جمہور اور محمد اقسرائی کے مکانی ہو اس دلیل سے کہ حرکت مذکور
ہے انقباض اور انبساط سے انقباض اسکو کہتے ہیں کہ اجزا شریان کے متحرک
ہوں کناٹے سے طرت وسط کے اور انبساط مراد اس حرکت سے ہے کہ شریان
وسط سے کنارے کو حرکت کرے پس اس مجموعہ کو حرکت مکانی کہتے ہیں ہوا سٹے
کہ فضا کے متوسط وسیع ہوتی ہو وقت انبساط کے اور تنگ ہوتی ہو وقت
انقباض کے قرشی کے نزدیک حرکت مکانی ثابت نہیں ہوتی ہو ہوا سٹے کہ
حرکت مکانی کو خارج ہونا مکان سے لازم ہو اور شریان فقط منبسط و متحرک
ہوتی ہو اپنے مکان میں پس اس کے نزدیک حرکت نبض کی وضعی ہو اور بعضوں کے
ز نزدیک حرکت کہتی ہو اس واسطے کہ شریان لامحالہ متخلخل ہوتی ہو وقت انبساط کے
اور متکاثف ہوتی ہو وقت انقباض کے اگر ایسا نہ ہوتا تو تداخل جسم میں لازم آتا
اور یہ محال ہو پس ثابت ہو گیا کہ حرکت نبض کی گئی ہو فاضل علامہ اور
صاحب نفیسی کے نزدیک نبض میں دو حرکتیں ہیں اپنی و کئی مگر بعض نے
حرکت اپنی کو تسلیم کیا ہو نہ کئی کو محمد اکبر ازانی نے حرکت اپنی اور وضعی اور
کئی کا مجتمع ہونا نبض میں قیاس کیا ہو اور کئی کا احیاء واقع ہونا کس لیے کہ جمع

ہونا حرکات مختلفہ کا متحرک احد میں زمان واحد میں محال نہیں ہو از روے
حیثیت مختلفہ کے نوع چوتھی اس بیان میں کہ حرکت نبض کی انقباضی اور
انبساطی ہو یا تو تیری بعض کے نزدیک حرکت نبض کی تو تیری بطریق صعود و اول
نزول یعنی چڑھاؤ و اتار کے ہے اور حرکت انبساطی اور انقباضی معلوم نہیں ہوتی
اس دلیل سے کہ اگر نبض میں حرکت انبساطی اور انقباضی ہوتی تو ضرورت
انبساط کے عرض میں زیادہ اور وقت انقباض کے کم معلوم ہوتی کس واسطے کہ اگر
ایسا ہوتا تو ہر وقت دیکھنے نبض کے اجزاء اس کے انگلیوں سے بوجہ انبساط کے ملتے
جاتے اور بوجہ انقباض کے علیحدہ ہوتے تردید اسکی اس دلیل سے کہ گئی ہو کہ نہ معلوم
ہونا اسکا انبساط اور انقباض کو باطل نہیں کرتا اس واسطے کہ جب تفاوت و
قبض اور بسط کے باوجود قلت تفاوت کے محسوس نہیں ہوتا ہو تو زیادتی اور کمی کیونکر
معلوم ہو سکتی ہے اور اتفاق ہو جمہور کا حرکت نبض کے انبساطی اور انقباضی ہونے
پر اور یہی مؤلف کا مذہب ہو نوع پانچویں اس بیان میں کہ محرک نبض کا کون ہے
جالیئوس کے نزدیک قوت حیوانی ہو اور عام اس سے کہ قوت مذکور متحد ہو ساتھ
شخص کے قلب اور شریان میں یا مختلف ہو شخص سے اور بعض کے نزدیک محرک
قوت طبعی ہو اور بعضوں نے محرک مجاذبہ اور دفعہ روح کو قرار دیا ہو اور بعض نے
قلب کو محرک ٹھہرایا ہو یعنی جنس شریان کی جنس قلب سے حاصل ہوتی ہو جیسا کہ
درخت کی جڑ کو حرکت دینے سے اسکی تمام شاخیں متحرک ہوتی ہیں اور بعض نے

روح اور خون موجودہ شرائین کو قیاس کیا ہو قرشی کے نزدیک محرک قوت ارادی ہے
 نوع چھٹی اس بیان میں کہ حرکت انبساطی اور انقباضی شرائین طبعی ہو یا قسری
 اس میں اقوال مختلف ہیں بیان اسکا چار قول پر لیا جاتا ہے قول اول حرکت انبساطی
 اور انقباضی دونوں قسری ہیں اس واسطے کہ جب قلب منبسط ہوتا ہے واسطے روح اور
 خون کے جو دونوں شرائین سے قلب میں آتی ہیں تو شرائین بوجہ خلا کے منقبض ہوتی
 ہیں اور جب قلب اسطے دفع کرنے فضلہ دقانیہ کے منقبض ہوتا ہے تو روح اور
 خون دونوں شرائین میں درآتی ہیں بوجہ متانت روح کے تو شرائین بالقسر منبسط ہوتی
 ہیں قول دوسرا دونوں حرکتیں نبض کی طبعی ہیں بواسطہ احتیاج قوت طبعیہ کے
 بنا بر جذب ہوا دفع کرنے دقان کے اگر یہ کوئی شہدہ کرے کہ ہونا طبقہ واحد
 میں دو حرکت متضادہ کا منع ہے جواب اسکا یہ ہے کہ یہ ہوتی ہیں کہ جب جن
 واحد سے حالت واحد میں ہو حالانکہ اس مقام پر یہ ثابت نہیں ہوتا ہے قول
 تیسرا انبساطی طبعی ہے اور انقباضی قسری مثلاً مقدار شریان کو حالت غایت
 انبساط کی جو حاصل ہے طبعی ہے اور وقت انبساط قلب کے بوجہ ضرورت خلا کے
 روح شرائین سے طرف دل کے مجذب ہوتی ہے اور شرائین بالقسر منقبض ہوتی
 ہیں اور وقت انقباض قلب کے روح قلب سے طرف شرائین کے جاتی ہے
 انبساط شرائین میں بالطبع ظاہر ہوتا ہے قول چوتھا حرکت انبساطی قسری ہے
 اور حرکت انقباضی طبعی ہے اس طور پر کہ انبساط شرائین کا کہ سبب دفع روح کے

کہ موجب انقباض قلب کا ہے قسری ہے اور انقباض شرائین کا کہ وقت انبساط
 قلب کے واقع ہوتا ہے طبعی ہے نوع ساتویں اس بیان میں کہ حرکت انقباضی
 نبض کی معلوم ہوتی ہے یا نہیں اطباء نے اس میں اختلاف کیا ہے بعض کہتے ہیں کہ
 حرکت انقباضی معلوم ہونا غیر ممکن ہے اس واسطے کہ حس لمس میں ملاقات حاصل
 محسوس کے ساتھ شرط ہے اور یہاں اسکے برعکس معلوم ہوتا ہے یعنی وقت حرکت
 انقباضی کے شریان انگلیوں سے جدا ہوتی ہے پس جس وقت کہ نفس شریان محسوس
 نہ ہو وہ تو حرکت اسکی کیونکر معلوم ہو سکتی ہے مگر یہ قول ضعیف ہے اس واسطے
 کہ ہر محسوس سے مفارقت اسکی حاس سے لازم نہیں آتی ہے اس واسطے کہ
 حاس بھی بابتاع اسکے حرکت کرتی ہے باوجود ہر ملاقات کے درمیان دونوں
 کے حاصل ہے اور عام ہے کہ ملاقات بلا واسطہ ہو درمیان حاس و محسوس کے یا
 بواسطہ ہوا یا نائل اور عروق کے اور ظاہر ہے کہ جب حرکت محیط کی طرف سے جاب
 مرکز ہوتی ہے خواہ وہ انبساطی ہو یا انقباضی مرکز نہیں ہوتی ہے اور بدیہی ہے کہ جس طرح
 سے حرکت انقباضی انتہا میں معلوم نہیں ہوتی ایسا ہی حرکت انبساطی بھی انتہا
 میں معلوم نہیں ہوتی ہے بوجہ میل کرنے مرکز سے طرف محیط نے اور بعض نے قوی اور
 عظیم اور صلب اور لیلی میں حرکت انقباضی کا ہونا ثابت کیا ہے اور چند دلائل بھی
 لکھے ہیں مگر بولف کو اختصار منظور ہے اس بحث کو بدینوجہ ترک کیا گیا فصل دوسری
 اس بیان میں کہ اجزاء اربعہ نبض میں کون جزو اعظم اور کون جزو اصغر ہے واضح ہو

کہ مقدار دونوں حرکتوں کی باہم برابر ہو اس واسطے کہ طبیعت کو احتیاج جس طرح
طرف استنشاق ہوا کے ہوتی ہو۔ لیسا ہی حاجت طرف دفع کرنے بجزہ دخانیہ
کے پس اس سے لازم آتا ہے کہ مقدار دونوں کی برابر ہو اور یہی دلیل صحت کی ہے اور
فرق درمیان دونوں سکون کے یہ ہے کہ سکون داخلی نسبت سکون خارجی کے زیادہ
ہوتا ہے اس واسطے کہ قلب محتاج ہے طرف ترویج اور دفع کرنے انحرافات کے اور یہ
بغیر غسباط اور انقباض کے ممکن نہیں ہے اور ظاہر ہے کہ بغیر ہونے سکون کے
حرکات متضادہ جمع نہیں ہو سکتی ہیں پس ضمناً سکون کا ہونا درمیان میں لازم ہے
پس ثابت ہوا کہ احتیاج طرف سکون کے بالذات نہیں اور باقی رہنا ہوا کا
قلب میں بلا سکون انبساطی کے ممکن نہیں کیونکہ ایک زمانہ معتد بہ ٹھہرنا ہوا کا
قلب میں واسطے تعدیل مزاج روح اور استحالة کے ضرور ہے اور یہ امر موقوف ہے
زمانہ معتدل المقدار پر اسی باعث سے سکون خارجی قلبی زیادہ بمقابلہ سکون داخلی
قلبی کے ہوتا ہے اب بیان پر بیان کیفیت زمانہ حرکت و سکون ضرور ہے کس لیے
کہ اگر روح اپنے اعتدال پر ہو تو لا محالہ زمانہ حرکت کا طویل و سکون سے ہوگا۔ اور اگر
مزاج میں برودت مفرط اور ہو ابھی سرد ہووے تو زمانہ سکون کا نسبت حرکت
کے زیادہ ہوگا اسی واسطے زمانہ حرکت کا زیادہ کوتاہ سکون داخلی قلبی سے
ہوتا ہے اور سکون خارجی شریانی اور سکون داخلی قلبی ایک زمانہ میں واقع
ہوتے ہیں اور سکون داخلی قلبی اقصر سکون خارجی قلبی سے ہوتا ہے بخلاف سکون

شریانی کے کہ خارجی اس کا اقصر داخلی سے ہوتا ہے **فصل تیسری** بیان اجناس
نبض البیطین جو مرکب نہ ہو ایک دوسرے سے اور یہ منقسم ہے دس جنس **جنس**
اول مقدار انبساط کے بیان میں واضح ہو کہ مقدار انبساط از روے طول و
عرض و عمق کے جس سے اندازہ نبض کو دریافت کر سکتے ہیں تین شکل پر ہے اور ہر
شکل منقسم ہے تین قطر جسکی نو قسمیں ہوئیں اول طول یعنی لمبائی دوسرے عرض
یعنی چوڑائی تیسری عمق یعنی بلندی۔ پس طول شریان مراد اس لمبائی سے ہے کہ جو
کلائی کی لمبائی میں معلوم ہوا اور عرض سے مراد اس چوڑائی سے ہے جو کلائی کی
چوڑائی میں قیاس کی جاوے اور عمق سے مراد وہ بلندی ہے کہ جو شریان کی نسبت
انبساط میں محسوس ہوا اور ان اقسام سے گانہ کے تین درجے ہیں ایک زائد دوسرا
ناقص تیسرا معتدل پس اگر تین کو تین میں ضرب دیوین تو نو حاصل ہوتے ہیں
جسکو بیان کیا جاتا ہے اول طویل جسکے اجزاء طوالت میں معتدل سے زیادہ
مدرک ہوتے ہیں اور یہ دلیل ہے زیادتی حرارت اور شدت حاجت ترویج پر
دوسرے قصر کہ جو ضد طویل کی ہو یعنی اجزاء اسکے طوالت میں درجہ اعتدال سے
کم ہوں اور سبب بالذات اسکا کم ہونا حرارت بدنی اور زیادہ ہونا برودت
کا ہے مع عصیان آلہ وضع قوت کے اور بالغرض فرہی مفرط ہے تخم سے تیسرے
معتدل جو درمیان طویل اور قصر کے ہوا اور یہ دلالت کرتی ہے اور پر اعتدال حرارت
اور برودت بدن کے مخفی نہ رہے کہ اجناس نبض کے امور اضافیہ ہیں کیونکہ

بدون اضافت اور مقیس علیہ کے پہچاننا غیر ممکن ہو اسی واسطے اطباء نے دو طریق کی شناخت کے مقرر کئے ہیں **طریق اول** جسکو جالینوس نے وضع کیا ہے اور شیخ نے بھی پسند کیا ہے اور یہ چار نوع پر ہے **اول** نبض مقیس علیہ کی معتدل ہو بدنیہ کہ مزاج اسکا فرض کر لیوین بعدہ نبض کو کہ یہ لائق اس کے بدن کے ہو بعدہ نبض ہر شخص کو اس نبض مفروضہ ذہنی کے ساتھ قیاس کریں تاکہ مقدار بعد اور قرب کا اس اعتدال سے معلوم ہو دوسرے نبض مقیس علیہ کی معتدل نوعی ہو تیسرے نبض مقیس علیہ کی معتدل صنفی ہو اور ان دونوں طریق میں لازم ہے کہ نبض معتدل فی النوع اور فی الصنف مقرر کریں تاکہ قیاس کرنے سے احوال مریض بخوبی معلوم ہو چوتھے طبیب کو چاہیے کہ نبض مریض کی قیاس کر لیوے کہ حالت صحت میں اس اندازہ پر ہوگی پس حالت بیماری میں مثل اس طبیب کے فرق پیدا کر لگا کہ جسے حالت صحت میں نبض اس بیمار کی دیکھی ہوگی طریق دوسرا جسکو بعض قدما مثل صاحب کامل اور ابن ابی صادق نے اختیار کیا ہے یعنی اپنی انگلیوں کی مقدار اپنے ذہن میں فرض کر لیوے اور اس قیاس فرضی پر زیادتی اور کمی اور اعتدال کا حکم کرے مثلاً یہ فرض کر لیوے کہ طویل وہ ہے جسکی حرکت چار انگلیوں سے تجاوز کر جاوے قصیر وہ ہے کہ جو طول میں چار انگلیوں سے کم محسوس ہو معتدل وہ ہے جو متوسط ہو درمیان طویل اور قصیر کے یعنی حرکت اسکی چار انگلیوں کی ہو اور اسی طریق پر اور قسموں کو بھی تصور کر لینا چاہیے مگر اسکو بعض محققین نے رد کیا ہے اور کہتے ہیں

کہ مقدار ذہنی انگلیوں کی قابل اعتبار نہیں ہے اس واسطے کہ ممکن ہے کہ انگلیاں ایک شخص کی موٹی ہوں اور دوسرے شخص کی باریک اور یہ دونوں شخص ایک نبض کی نبض دیکھیں لامحالہ ایک شخص نبض مریض کی طویل اور دوسرے کو قصیر معلوم ہوگی چنانچہ نبض لرط کے کی اگرچہ وہ نبض طویل ہو مگر جو ان کو قصیر معلوم ہوگی محمد رزائی کا قول ہے کہ مقدار انگلیوں سے مراد انگلیاں صاحب نبض کی ہیں یعنی طبیب نبض جسکی دیکھے اسکی چار انگلیوں سے اندازہ اپنی انگلیوں پر کرے بعد اس کے نبض مریض کی دیکھے تاکہ حال مریض بخوبی معلوم ہو جاوے چوتھے نبض یعنی چوڑی جس کا قطر عرض میں اعتدال سے بڑھا ہوا ہو یعنی اجزاء نبض کے عرض میں مقیس علیہ سے زیادہ محسوس ہوں اور یہ دلیل کثرت رطوبت کی ہے نبض مریض مفصلہ ذیل مندرجہ نقشہ ہذا میں غور طلب ہے۔

تشخیص بلغمی	درم حجاب	میزان اقسام امراض	پانچویں ضیق اور یہ ضد عرض کی ہے
درم معده	تشخیص مرض حجاب مرض معده	اجزاء اس کے مقیس علیہ	پچھٹے معتدل
<p>سے کم ہوں گے اور یہ دلالت کرتی ہے کمی رطوبت پر پچھٹے معتدل :- درمیان عرض اور ضیق کے ہے اور یہ دلیل اعتدال رطوبت اور سبب بلغم کی ہے ساتویں شامق اسکو صاحب نفیسی اور اقرا فی اور قرشی نے مشرق لکھا ہے اجزاء اس کے بلندی میں زیادہ معلوم ہونگے اعتدال سے اور یہ دلیل</p>			

زیادتی گرمی کی ہوا کٹھون منخفض :- ضد شاہت کی ہو یعنی اجزاء اس کے
بلندی میں کم ہون گے یہ دلالت ہوگی حرارت اور غلبہ برودت پر نقشہ ہڈے
امراض مفصلہ ذیل کو ملاحظہ کریں نوسن معتدل :- مساوی ہوتی ہوا زرد
اعتدال کے دلالت کرتی ہو اور اعتدال حال کے چنانچہ اس نقشہ سے درجات

اقطار ثلاثہ بخوبی سمجھ

میں آجادین گئے۔

حمی حبس	حمی بلغمی	میزان امراض
شطر الغب		اقسام حمی

حبس دوسری پانچ

ضعف اور قوت نبض میں

محمبور اطباء کے نزدیک

اسکی تین قسمیں ہیں بخلاف

قرشی کے اول قوی

کہ وقت انبساط کے یعنی

رگ دبانے سے حرکت

اسکی باطل نہ ہو اور

مہنگلیون کو بقوت دفع کرے یہ علامت ہو قوت دل اور غلبہ قوت حیوانی پر

امراض مفصلہ ذیل میں نبض واقع ہوتی ہو جسکی تفصیل اس نقشہ میں درج ہے۔

درجات قطار ثلاثہ اقطار ثلاثہ	زیادتی	نقصان	اعتدال
طول	طویل	قصیر	معتدل
عرض	عریض	ضیق	معتدل
عمق	شاہت	منخفض	معتدل

جنون	حمی ہی	مطبقہ دسوی	میزان قسام امراض	دوسری ضعیف
درمیان غرضی	در جہوم تپتی		امراض باغ قسام	بخلاف قوی کے ہو یعنی حرکت اسکی

انامل کو معلوم نہ ہو بلکہ یہ گمان ہو کہ نبض متحرک نہیں اور اگر اسکو انگلیوں
سے دباوین تو اسکو ہرگز دفع نہ کر سکے یہ دلیل ضعیف ہونے دل اور قوت
حیوانی کی ہے بشرطیکہ سختی جرم شریان کی پیدا نہ ہو امراض مفصلہ ذیل
میں یہ نبض اکثر محسوس ہوتی ہے جو اس نقشہ میں درج ہے۔

تیسری معتدل

یہ متوسط ہو درمیان

قوت اور ضعف کے

دلالت کرتی ہے

اعتدال حال پر

مخفی نہ رہے

کہ ہر قسم میں محمود اور

طبعی ہے : بخلاف اس جنس کے جو طرف اعلیٰ کے قوی ہے وہی محمود اور

طبعی ہے اس واسطے کہ جس قدر قوت زیادہ ہوگی وہی بہتر ہے پس اطلاق معتدل

کا اور متوسط کے ایسی جنس سے ہے جو بنظر وجود حالت ثالثہ کے بین القوتہ

غشی	سرسام	فالج	میزان قسام امراض
ہیضہ	ویدان	حمی غشی	امراض ۲ دماغ
آغاز نوبت		حمی جو جہوم	امراض کئیہ قسام
غیر خالصہ	حمی غمی	منفرد کے پیدا	
ابتداء نوبت		تپتی	
غیر خالصہ	حمی بلغمی بسیط	منفرد	

والضعف ہو قطع نظر اسکے کہ مجموعہ یا غیر محمود اور قرشی کے نزدیک اُسکی نوعیت میں اور وجہ اسکی یہ ہے کہ بقول جمهور محرک انبساط اور انقباض رگ کی قوت حیوانی ہے اور بقول قرشی محرک قوت لبط کی قوت طبعی شریان کی ہے پس بقول قرشی ممکن ہے کہ قوت شریان کی ضعیف ہو اور قوت قلب کی قوی اور بالعکس کے لیکن حاصل ہونا تو قسموں کا اس جنس سے اس طور پر ہے کہ ہر ایک انبساط اور انقباض میں قوت وضعف اور توسط کو فرض کریں پس وقت ترکیب کے انبساط میں تین قوی اور تین ضعیف اور تین معتدل حاصل ہوتے ہیں اس شکل سے جسکو مع قسام بساط کہ مولف نے نقشہ جات ذیل میں ظاہر کیا ہے۔

اقسام بساط باعتبار کیفیت حرکت	زیادتی	نقصان	اعتدال
اقسام مرکبات باعتبار کیفیت حرکت	انبساط قوی انقباض قوی	انبساط ضعیف انقباض ضعیف	انبساط معتدل انقباض معتدل
"	انبساط ضعیف انقباض ضعیف	انبساط ضعیف انقباض قوی	انبساط ضعیف انقباض معتدل
"	انبساط معتدل انقباض قوی	انبساط معتدل انقباض ضعیف	انبساط معتدل انقباض معتدل
اور ظاہر ہے کہ بحر ان تین قسموں کے جسکو انبساط کے ساتھ تعلق ہے محسوس نہیں			

ہوتی ہیں اور نہ تجربہ میں آیا ہے یہ مؤید قول جمهور کے ہے یعنی قوی ہونا نبض کا نشان قوی ہونے دل کا ہے اور ضعیف ہونا نبض کا نشان ضعف دل کا اور نبض ضعیف کی سمجھی محسوس نہیں ہوتی ہے اور نبض قوی القلب کی ہرگز ضعیف معلوم نہیں ہوتی ہے مگر قرشی مجتہد الاطباء ہر شاہد اسکے تجربہ میں آیا ہے جنس تیسری بیان زمانہ حرکت رگ میں واضح ہو کہ بیان مراد حرکت سے حرکت انبساطی ہے کہ جو محسوس ہوتی ہے نہ حرکت انقباضی کہ جو اقل محسوس ہے اور تین قسم پر ہے اول سریع جو تھوڑے زمانہ میں اپنی مسافت معینہ کو تمام کرے یہ دلیل زیادتی حرارت قلب کی ہے یعنی عاجز ہوا ہے سردی واسطے ترقیح کے اور برعکس مفصل ذیل میں نبض واقع ہوتی ہے جنکا ذکر نقشہ ہذا میں درج ہے۔

صدوع صفراوی خالص	قرنیس صفراوی دوار او	مالخولیا سوداوی	صفراوی سعال و	ذات الحجب سوداوی خالص عاطلب امراض
خفقان سوداوی	درم جگر صفراوی	درم طحال دموی	کثرت طبع سوداوی	حمی جولجہ بند ہونے سوداوی
حمی جولجہ آفتاب	تب ریح صفراوی	تب ریح صفراوی	تب ریح صفراوی	تب ریح صفراوی

دوسری بطی یہ ضد سریع کی ہو یعنی اپنی مسافت معینہ کو دیر میں طی کرتی ہو اور انامل سے ملائی رہتی ہو وقت انبساط کے اور یہ دلالت کرتی ہو غلبہ برودت اور نہ ہونے حاجت ہوائے سرد اور ضعف قوت کے کہ جو لازمہ اس کا ہو یعنی ضعف قوت دل پر اور امراض مفصلہ ذیل میں نبض واقع ہوتی ہو جو اس نقشہ میں درج ہیں۔

صداع بلغمی	صداع سوداوی	بالخولیا جو مرہ	میزان قسام امراض مندرجہ
صداع بلغمی	سرسام سرد	درد سرد	امراض دماغ امراض ریه
فالج	لیقویا بلغمی	ذات الحجب	امراض طحال امراض قلب
ورم طحال بلغمی	سور مزاج	احتباس	امراض حم امراض شیت
سور مزاج	سور مزاج	قلت طمٹ	انبساط میں نہ زیادہ
سور قلب	درد شیت	سریع دائرہ	اعتدال کی ہے
		بلغمی	واضح ہو کہ نبض میں
			دو حرکتیں ہیں ایک

انبساطی دوسری انقباضی اگر زمانہ حرکت ہر واحد اپنی دو حرکتوں سے مراد ہو تو حسب ترکیب اس جنس کی نو قسمیں ہوتی ہیں۔ چنانچہ قسام انبساط نقشہ ہذا میں تحریر کرتا ہوں ملاحظہ طلب ہیں۔

قسام انبساط باعتبار زمانہ حرکت	زیادتی	نقصان	اعتدال
	سریع	بطی	معتدل
اقسام مرکبات باعتبار زمانہ حرکت	انبساط سریع	انبساط معتدل	انبساط بطی
	انقباض بطی	انقباض معتدل	انقباض سریع
	انبساط بطی	انبساط معتدل	انبساط معتدل
	انقباض معتدل	انقباض سریع	انقباض بطی
	انبساط سریع	انبساط بطی	انبساط معتدل
	انقباض سریع	انقباض بطی	انقباض معتدل

اور حرکت انقباضی کا کم محسوس ہونا ساقط الاعتبار ہو باعتبار زمانہ حرکت انبساط کے جنس چوتھی بیان قوام نبض میں اصطلاح حکما میں قوام اس شے کو کہتے ہیں جو حاصل ہوتی ہو اس جسم کو جس پر اطلاق نرمی اور سختی کا کیا جاتا ہے یہ تین قسم ہے اول صلب کہ انگلیوں کے دبائے سے نہیں دبتی ہے اور حرکت اس کی باطل نہیں ہوتی ہو اور نبض صلب مشابہ نبض قوی کے ہے مگر فرق درمیان دونوں کے یہ ہے کہ نبض قوی اگرچہ دبائے سے دب جاتی ہو مگر انگلیوں کو بقوت دفع کرتی ہو بخلاف نبض صلب کے کہ یہ دبائے سے نہیں دبتی ہو اور نہ انامل کو بقوت دفع کرتی ہو اور نبض صلب دلیل خشکی بدن کی اور زائل ہونے رطوبت کی ہے کس لیے کہ قلت رطوبت کی

علت عسر قبول کی ہوتی ہو دباؤ کو نہیں قبول کرتی ہو اور یہ بدیہی ہو کہ پوست بدن کو صلابت نبض کی لازم ہو مگر صلابت نبض کو خشکی بدن کی لازم نہیں ہو جیسا کہ بحر ان میں ظاہر ہوتا ہو کہ جس وقت مادہ کو طبیعت کسی جانب مثل سر اور معدہ اور اعما اور مشانہ کے دفع کرتی ہو اس وقت تمد تمام اعضا میں پیدا ہوتا ہو اور اسی سبب سے جرم رگ میں بھی تمد ظاہر ہوتا ہو اور صلابت محسوس ہوتی ہو یوم بحر ان کے حالانکہ پوست واقع میں نہیں ہوتی ہو پس صلابت کو وجود پوست ضرور نہیں ہو کما ذکرناہ اور امراض مفصلہ ذیل میں یہ نبض محسوس ہوتی ہو جو نقشہ ہذا میں درج ہے۔

ورم غشا صلب	ورم غشا لین	سرم	سرم	میزان اقسام امراض ہندو
دماغ	دماغ	سوداوی	گرم	نقشہ ہذا
لقوہ	صرع سوداوی	سبات بارد	خناق سوداوی	امراض دماغ امراض خلق
تقلص الحجاب	ورم ریه	سود مزاج	سود مزاج	امراض یہ امراض حجاب
حمی جو بوجہ	حمی مطبقہ	تپ دق مفرد	تپ رنج	امراض قلب امراض جگر
کے پیدا ہو		سودادی	اقسام حمی	

دوسری لین یہ ضد صلب کی ہو یعنی بسہولت منفرد ہو جاوے یہ دلیل

زیادتی رطوبت بدن کی ہو امراض مفصلہ ذیل مندرجہ نقشہ ہذا میں نبض ہوتی ہو

سود مزاج قلب	خفقان لمغی	میزان اقسام امراض	تیسری معتدل
فواق	ضیق نفس	امراض قلب امراض ریه	یہ درمیان صلب اور
سیلان الرحم	حمی لثقہ	امراض معدہ امراض رگ	لین کے ہو یہ دلالت
تپ رنج لمغی	تپ رنج دمای	اقسام حمی	کرتی ہو اور پر ہونے متوسط

حال بدن کے خشکی اور تری میں اقسام بسطہ اسکے نقشہ ہذا سے پیدا ہیں۔

اقسام بسطہ	زیادتی	نقصان	اعتدال	حبس یا بخون
باعتبار قوام نبض				بیان زمانہ سکون
	صلب	ملین	معتدل	میں سکون و نوع

ہے حقیقی اور غیر حقیقی سکون حقیقی اسکو کہتے ہیں کہ حرکت فی الحقیقت اس میں واقع نہ ہو جیسا کہ حد نبض میں معلوم ہوتا ہو کہ سکون درمیان دونوں حرکتوں کے ضرور ہو اور سکون حقیقی مراد اس وقت سے ہو کہ حرکت رگ کی محسوس نہ ہو خواہ اس زمانہ مذکور میں رگ متحرک ہو یا ساکن اور اس حبس میں مقصود یہی ہے وہ حکما کہ حرکت انقباضی کے منکر نہیں ہیں وہ ایسے ہی سکون سے مراد لیتے ہیں اور زمانہ اس سکون کا چار چیز پر مشتمل ہو اول سکون محلی دوسرے حرکت انقباضی تیسرے سکون مرکزی چوتھے ابتدائے حرکت انقباضی اور ظاہر ہو کہ ان اوقات میں حرکت نبض کی محسوس نہیں ہوتی ہے اگرچہ

متحرک ہو پس معلوم کرنا چاہیے کہ اس نبض میں مراد سکون غیر حقیقی سے ہو
اور یہ منقسم ہے تین قسم پر قسم اول متواتر پس متواتر وہ ہو کہ کوتاہ ہو زمانہ
سکون غیر حقیقی کا حاصل اس کا یہ ہے کہ رگ جب حرکت کرے اور پھر فوراً
بلا تھلک کے قرع ثانی کرے یا حرکت انقباضی محسوس ہونے سے باز رہے یعنی
فوراً طرف حرکت انبساطی کے رجوع کر جاوے اور قرع کرے اور زمانہ
بین القرعتین کا کوتاہ ہو یہی فرق ہے درمیان ہر ربع اور متواتر کے اس واسطے
کہ متواتر کوتاہی زمانہ بین القرعتین کی معتبر نہیں ہے اور سر ربع میں کوتاہ
ہونا زمانہ حرکت اور قرع کا شرط ہے اور زمانہ قرع کا اس وقت سے
م شروع ہوتا ہے کہ حرکت انبساطی ساتھ انال کے بدرجہ متاویفیکہ حرکت نہ کو
تمام نہ ہووے زمانہ سکون محیطی کا قرع میں داخل نہیں ہے یہ دلالت
کرتی ہے ضعیف ہونے قوت حیوانی پر خواہ سبب ضعف کا حرارت ہو
یا برودت اور جمع ہونا تو اثر کا نشان زیادتی حرارت کا ہو یعنی قلب محتاج
طرف ترویج کثیر کے ہے اور دلالت نبض متواتر کی اوپر ضعف کے اس تقدیر
پر ہے کہ مرکب ساتھ عظم کے نہ ہو اس واسطے کہ عظم نبض میں بلا قوت کے
نہیں ہوتا ہے بشرطیکہ کوئی مانع عظم کا نہ ہو حاصل اس کا یہ ہے کہ تو اثر نبض
میں عام ہے کہ بوجہ ضعف قوت کے ہو یا بوجہ قوت قوت کے لیکن شدت حاد
کی ضرورت ہو اور امراض نقشہ ہذا میں یہ نبض واقع ہوتی ہے۔

در دگر	مرگی	ذات الحجب	سوز مزاج	ربع دائرہ	خفقان	اور دم جم	میزان اقسام نبض
چار	سوداوی	صفراوی	حار قلب	صفراوی			
حمی جو فرج		حمی المغنی	سوز مزاج				امراض داغ مزاج
حمی یوم	مفرطے	حمی بانی	سبیط آخر	یا بس	تپ دق		صد مرض قلب
ہیدامو		نوبت	قلب	مفرد			امراض حم قسم

قسم دوسری متفاوت ہے اور یہ ضد متواتر کی ہے یہ دلالت کرتی ہے غلبہ
قوت حیوانی پر اکثر اور قید اکثر کی اس واسطے کی گئی ہے کہ سقوط قوت سے بھی
ہوتی ہے اور فرق درمیان دونوں کے یہ ہے کہ اگر صغیر زیادہ اور بلی ہو تو
سقوط قوت کی دلیل ہو اور اگر ساتھ عظم اور سرعت کے ہو تو زیادتی قوت کی دلیل ہے
امراض مفصلہ ذیل نقشہ ہذا میں یہ نبض واقع ہوتی ہے۔

در دگر	مرگی	فالج	سرم بار	میزان اقسام نبض
سبات بار	سوز مزاج	سوز مزاج	اختناق الرحم	امراض داغ مزاج
سافج	بارد قلب	سرد جگر		
ابتداء نوبت				
غیر خاصہ	غیاضہ	لیفو یا مغنی		امراض حم اقسام حمی

قسم تیسری معتدل بہ متوسط درمیان متواتر اور متفاوت کے ہر یہ دلالت کرتی ہوا اعتدال قوت حیوانی پر اور اقسام اسکے نقشہ ہذا میں مندرج ہیں۔

اقسام نبض	زیادتی	نقصان	اعتدال	جنس چھٹی بیان مقدار تجویف شریان
باعتبار سکون	متواتر	متفاوت	معتدل	میں واضح ہو کہ

اس جنس سے اندازہ روح حیوانی اور خون کا جو شریان میں واقع ہے معلوم ہوتا ہے اور جرم رگ سے کچھ بحث نہیں ہے اور اسکی تین قسمیں ہیں اول ممتلی دوسری خالی تیسری معتدل قسم اول بیان ممتلی میں جو امتلا کہ بوجہ کثرت خون اور روح حیوانی کے واقع ہو عام اس سے کہ کثرت اسکی بدن میں ہو یا شریان میں اور سبب امتلا کے تیس ہیں اول زیادتی روح کی دوسرے کثرت خون کی تیسرے کثرت دونوں کی واقع ہوا اور فرق پہلا درمیان امتلا کے روحی اور دموی کے یہ ہے کہ امتلا کے روحی میں شریان سبک ہوتی ہے اور اگر قوت متوسط ہے تو حرکت رگ کی تمام ہوگی بشرطیکہ صلاحیت جرم مانع نہ ہو۔ اور امتلا کے دموی میں رگ بوجہ ثقالت کے حرکت تمام نہیں کر سکتی فرق دوسرا یہ ہے کہ امتلا کے روحی میں رگ پھولی ہوئی ہو یا مانند مشک پُر ہوا کے ہوگی بخلاف دموی کے کہ وہ مشعل اس مشک کے ہوگی

کہ جس میں کھوڑا پانی باقی ہو یعنی انبساط نبض کا اور پچا نیچا منقبض معلوم ہو فرق تیسرا یہ ہے کہ امتلا کے روحی میں نبض اکثر عظیم ہوگی اور دموی میں بوجہ ثقالت کے بسط ناتمام ہوگا اس لیے کہ زیادتی خون کی اس حد کو بھی پہنچ نہیں سکتی ہے جیسا کہ روح سے رگ پھولتی ہے فرق چوتھا یہ ہے کہ امتلا کے روحی میں نبض مستوی ہوتی ہے بوجہ خفت روح کے بخلاف دموی کے کہ نبض اس میں مختلف ہوتی ہے بوجہ ثقالت مادہ کے اور اسی سبب سے امتلا کے دموی میں نبض دبی رہتی ہے فرق پانچواں یہ ہے کہ امتلا کے دموی میں نبض اکثر لین ہوتی ہے بسبب ترتیب خون کے بخلاف امتلا کے روحی کے کہ لینت نبض میں نہیں ہوتی ہے اور یہ امر ضروری نہیں ہے کہ تمام بدن میں خون زیادہ ہو ہو سکتے کہ زیادتی خون بدن سے شریان کو کثرت خون کی لازم نہیں کیونکہ جب خون غلیظ بدن میں زیادہ ہوگا پس بوجہ غلظت کے اس کو صلاحیت نفوذ کی شریان میں نہ ہوگی پس لامحالہ شریان میں خون کم ہوگا اور جب خون صالح رقیق بدن میں زیادہ ہوتا ہے اس وقت البتہ شریان اپنی قوت سے اس کو جذب کر لیتی ہے اور پیدا ہونا روح کا خون سے ضرور ہے مگر کبھی کم اور کبھی زیادہ پس اس سے معلوم ہوا کہ جب روح زیادہ پیدا ہوتی ہے تو اس کو امتلا کے روحی کے ساتھ منسوب کرتے ہیں اور جب کم پیدا

ہوتی ہے تو اس کو امتلائے دموی کے ساتھ نسبت دیتے ہیں پس امتلائے
روحی کو کثرت خون کی شرط ہے اور امتلائے دموی کو زیادتی روح کی شرط
نہیں ہوا اب بیان پر اسکو بھی بیان کرنا ضرور ہوا کہ یہ نبض کن امراض میں
واقع ہوتی ہے چنانچہ اسکو نقشہ ذیل میں تحریر کرتا ہوں قسم دوسری خالی
یہ مخالف متلی کے ہے یہ دلالت کرتی

میزان قسام مرہن	تحتی جوڑک یا منت
اس بات کا بیان کرنا لازم ہے کہ	یا در کستھام سے
اس نبض کو خالی کیوں کہتے ہیں معلوم	پیدا ہو
اس نبض کو خالی کیوں کہتے ہیں معلوم	تحتی مطبقہ

کرنا چاہیے کہ اس نبض کو خالی اس غرض سے کہتے ہیں کہ کچھ خون و روح
جو تشریان میں نہیں ہے کیونکہ خالی ہونا تشریان کا روح اور خون
سے محال ہے بلکہ باعتبار اس کے کہتے ہیں کہ رطوبت بہ نسبت اعتدال
کے کم ہے الغرض مجر و امتلائے نبض سے حکم امتلا کا تمام جسم پر نہیں
ہو سکتا ہے تا وقتیکہ اور وجہ سے آثار امتلا کے نہ ظاہر ہوں اور
اسی طور سے حکم خلو سے قلت خون بدن تا وقتیکہ اور وجہ سے ثابت
نہ کریں ثابت نہیں قسم تیسری معتدل یہ درمیان امتلا اور خلو
کے ہے دلالت کرتی ہے اور اعتدال کے اور اس نقشہ سے اقسام
اس کے بخوبی سمجھ میں آجاوین گے۔

اقسام نبض باعتبار

زیادتی	نقصان	اعتدال	جنس سا تو بین بیان
ممتلی	خالی	معتدل	کیفیت لمس نبض میں

یا معتدل معلوم کرنا اور کیفیت لموسہ سے مراد بیان حرارت اور برودت
سے ہے جو کیفیات فاعلہ میں نہ رطوبت اور یوست سے جو کیفیات
الفعالیہ میں اور متعلق میں ساتھ قوام نبض کے محمد بن زکریا نے لکھا
ہے کہ استدلال باللمس مخصوص ساتھ نبض کے نہیں ہے بلکہ ساتھ تمام
بدن کے ہے امام رازی کا قول ہے کہ تشریان میں حرارت نسبت دوسرے
اعضا کے زیادہ ہے اس واسطے کہ تشریان اوجہ روح کا ہے اور اتصال
اس کو ساتھ قلب کے ہے اور یہ محل حرارت کا ہے اقصائی نے لکھا ہے
کہ لمس تشریان کو دوسری جگہ جو غیر محل تشریان کا ہو قیاس کریں اور
یہ جنس منقسم ہو تین قسم پر اول حار یعنی گرمی لمس نبض کی زیادہ درجہ
اعتدال سے پائی جاوے یہ دلالت کرتی ہے حرارت روح اور خون
پر جو اندر تشریان کے ہے دوسری بار و یعنی سردی زیادہ معتدل
مقیس علیہ سے پائی جاوے اور یہ دلیل قلبیہ برودت اور قلت
حرارت کی ہے خون اور روح میں تیسری معتدل یہ مساوی ہو حرارت
اور برودت میں دلالت کرتی ہے اعتدال حرارت اور برودت اور صحت مزاج

فائدہ اگرچہ شریان جسم خارج ہے بوجہ خون اور روح کے بالاتفاق پس سرد ہونا شریان کا باوجود کثرت ارواح اور اتصال قلب کے بعید ہو لیکن بیان پر مراد سردی لمس سے وہ نہیں ہے کہ لمس جلدی جو اوپر ہے سر معلوم ہو نسبت جلد دوسری جگہ کے بلکہ مراد یہ ہے کہ لمس جلد شریان کی نسبت اس حرارت کے کہ اس کو لازم ہے سرد ہو یعنی حرارت گھٹی معلوم ہو نسبت حالت اعتدال کے پس محسوس علیہ اس جگہ حالت تندرستی کو رکھنا چاہیے یا طبیب حاذق حالت معتدل مفروضہ پر قیاس کرے چنانچہ نقشہ اس کے اقسام کا تحریر کرتا ہوں تاکہ بخوبی سمجھ میں آجائے

اقسام نبض باعتبار	زیادتی	نقصان	اعتدال	جنس نبض
	حار	بارد	معتدل	دین حرکت نبض میں واضح ہو کہ وزن لغت

میں عبارت ہے اس شعر سے کہ قیاس کریں ایک چیز کو دوسری چیز پر تاکہ حاصل ہو دے قیاس کرنے سے ایک نسبت کہ وہ درمیان دونوں کے واقع ہو اور اصطلاح اطباء میں وزن کرنا ایک حرکت و سکون کا دوسری حرکت و سکون نبض سے باعتبار مقدار زمانہ کے قیاسا پس باعتبار مقدار زمانہ کے دس قسم پر تقسیم اسکی کی جاتی ہوا اول قیاس کرنا زمانہ انبساط کو زمانہ انقباض دوسرے پر دوسری قیاس کرنا زمانہ انبساط کو زمانہ

النبض پر تیسری قیاس کرنا زمانہ انبساط کو زمانہ سکون خارجی محیطی پر چوتھی قیاس کرنا زمانہ انبساط کو زمانہ سکون داخلی مرکزی پر پانچویں قیاس کرنا زمانہ انقباض کو زمانہ انقباض دوسرے پر چھٹی قیاس کرنا زمانہ انقباض کو زمانہ سکون خارجی پر ساتویں قیاس کرنا زمانہ انقباض کو زمانہ داخلی پر آٹھویں قیاس کرنا زمانہ سکون خارجی کو زمانہ سکون خارجی دوسرے پر نویں قیاس کرنا زمانہ سکون خارجی کو زمانہ سکون داخلی پر دسویں قیاس کرنا زمانہ سکون داخلی کو زمانہ سکون داخلی ثانی پر اور شیخ الرئیس کے نزدیک مراد وزن سے یہ ہے کہ زمانہ حرکت کو زمانہ سکون کے ساتھ قیاس کریں استواء اور اختلاف میں تاکہ زمانہ سکون کو زمانہ سکون ثانی پر قیاس کریں پس اول در پانچویں اور آٹھویں اور نویں اور دسویں شکل خارج ہے اس واسطے کہ یہ صورتیں قیاسا استواء اور اختلاف میں داخل ہیں اور قیاس کرنے وزن سے اس جنس میں عام ہو یعنی حرکت انبساطی اور سکون محیطی اور مرکزی اور حرکت انقباضی اور سکون محیطی اور مرکزی کے ساتھ وزن میں قیاس کریں اور یہ اس صورت میں کہ ہر ایک امور اربعہ یعنی دونوں حرکتوں اور دونوں سکون کا درجہ ہونا فرض کر لیوں دیگر نہ مراد زمانہ سکون سے وہ زمانہ ہوگا کہ درمیان انبساط میں کے واقع ہو اور یہ دو قسم پر ہے اول جید الوزن کہ حرکت و سکون اس کا

اپنے مجرائے طبعی پر ہو مثلاً نبض لڑکے کی چاہیے کہ حرکت انبساطی اس کی سرع حرکت انقباضی سے نہ ہو اس واسطے کہ حاجت اس کو طرف ہوا کے بنا بر جذب نسیم اور دفع کرنے بخار و خانیہ کے زیادہ ہے لہذا حرکت انبساطی شریان لڑکوں کی سریع ہے یعنی تھوڑے زمانہ میں تمام ہوتی ہے اور زمانہ سکون خارجی کا طویل اس واسطے کہ جب زمانہ حرکت کا کم ہوگا زمانہ سکون کا زیادہ اور ظاہر ہے کہ جو حرکت رگ کی بطی یعنی اطول ہے پس سکون اس کا اسرع یعنی اقصر ہوگا پس سرعت حرکت کو بطور سکون لازم ہے و بالعکس پس اگر زمانہ سکون کا مساوی ہو حرکت کو تو اس کو جبید الوزن اور حسن الوزن کہتے ہیں اور یہ علامات اعتدال مزاج کی ہے دوسری غیر جبید الوزن اور یہ برخلاف جبید الوزن کے ہے اس کے اعتدال میں تفادات اور تجاوز و ظاہر ہوتا ہے اور یہ تین قسم ہے قسم اول مجاوز الوزن جس میں تفاوت حال یعنی جس کی نبض کا وزن مثل وزن اس بن اور عمر کے کہ وہ قریب ہو ساتھ اس بن کے مثلاً نبض لڑکے کی مثل نبض جوان کے ہو یا نبض جوان کی مثل نبض بڑھے کے ہو قسم دوسری بائن الوزن کہ جس کا وزن ہو وزن اس بن کے ہو اور وہ متصل ساتھ اس بن کے نہ ہو یعنی نبض ایک بن سے تجاوز کر کے دوسرے بن بعید کی طرف پھر جاوے مثلاً نبض لڑکے کی مثل نبض بڑھے کے ہو قسم تیسری خارج الوزن کہ وزن اس کا ہو وزن کسی بن کے نہ ہو یعنی نبض میں جو

نسبت کہ حرکت اور سکون کی مزاج انسانی سے ہوتی ہے نہ پائی جائے مثلاً نبض شخص صحیح کی ترش معلوم ہو اور خارج الوزن اس واسطے کہتے ہیں کہ وہ خارج ہے تمام اوزان طبعی سے جس کے لیے کوئی سن مخصوص نہیں نہ یہ کہ کوئی وزن نہیں اور یہ محال ہو پس ثابت ہو گیا کہ جبید الوزن دلیل اعتدال حال کی ہے اور غیر جبید الوزن دلیل ردائے حال کی کیونکہ جو نبض اپنے مجرائے طبعی سے باہر ہو وہ ردی ہے اب یہاں پر دو نقشے لکھتا ہوں جس سے جملہ اقسام اس جنس کے سمجھ میں آجائیں گے وہ نقشے یہ ہیں۔

نقشہ اول

اقسام نبض باعتبار وزن حرکت	اعتدال	نقصان
	جبید الوزن	غیر جبید الوزن

نقشہ دوم

اقسام نبض ناقص باعتبار وزن حرکت	تفاوت	تجاوز	ناقص
مجاوز الوزن	بائن الوزن	خارج الوزن	

جنبس نویں بیان استواء اور اختلاف میں نبض مستوی وہ ہے کہ اجزاء نبض کے باہم متشابہ اور یکساں ہوں اور تشابہ ہونا اجزاء کا دو صورت پر ہے **اول** تشابہ واقع ہو قمرعات میں اور اوپر بیان ہو چکا کہ نبض میں تغیر اکثر بارہ قرعہ اور کبھی زیادہ و کم میں ظاہر ہوتا ہو پس اگر نبضہ بارہ قرعہ تک ایک طور پر رہے اور تغیر واقع نہ ہو تو اس پر حکم مستوی کا کرین باعتبار ظن غائب کے اور اگر تین اور پینتیس قرعہ تک نبض یکساں رہے تو اس کو مستوی یاقین کہتے ہیں اور یہ ممکن نہیں ہے کہ اختلاف نبض میں موجود ہو اور پینتیس قرعہ تک اثر اس کا معلوم نہ ہو دوسرے یہ کہ تشابہ اس کا بنظر اس کے اجزاء کے ہو خواہ باعتبار اناٹل کے خواہ باعتبار اجزاء اناٹل کے لیکن بنظر احوال نبضہ کے مستوی ہو یا بالعکس پس مستوی حقیقی وہ ہے کہ باعتبار اجزاء قرعہ و نبضات کے مخالف نہ ہو اور مختلف غیر حقیقی اس کو کہتے ہیں کہ جس میں اختلاف باعتبار نبضہ اور قمرعات کے حاصل ہو اور اگر بعض مدارج میں مختلف اور بعض میں مستوی ہو تو ایک اعتبار سے مستوی اور باعتبار ثانی مختلف کہیں گے اور ظاہر ہونا استواء اور اختلاف کا اکثر ان پانچ صورتوں میں ہوتا ہے جن کو امور خمسہ کہتے ہیں **اول** باعتبار حال مقدار کے **دوسرے** باعتبار حال قوت اور ضعف کے **تیسرے** باعتبار زمانہ حرکت کے **چوتھے** باعتبار سکون کے **پانچویں** باعتبار حال قوام کے پس

اگر استواء تمام جنبسوں میں ہے تو اس کو مستوی علی الاطلاق کہتے ہیں اور اگر بعض حالات میں اختلاف ہے اور بعض میں استواء تو اس کو مستوی فی بعض اور مختلف فی بعض کہتے ہیں اور اگرچہ اعتبار استواء اور اختلاف کا باقی جنبسوں میں بھی ہو سکتا ہو لیکن بے وقت اختلاف معلوم ہوتا ہے مانند خلا اور متلا کے جو زمانہ دراز کے بعد دریافت ہوتا ہو اور نبض مستوی مطلق اور نیکی حال بدن کے دلالت کرتی ہے مختلف وہ ہے کہ جو خلاں مستوی کے ہو چونکہ درمیان مستوی اور مختلف کے کچھ واسطہ نہیں ہو اس واسطے مخالفت ساتھ ضد کے معتبر نہیں ہو اور یہ نبض دلالت کرتی ہے عدم اعتدال و مختلف مادہ اور واقع ہونے تغیر کے اور جب مختلف اور مستوی دونوں جمع ہوتے ہیں تو دلیل اعتدال ہو اور غیر اعتدال مزاج موافق حیثیت مختلفہ کے ہوتی ہے اور دریافت کرنا اختلاف کا اجزاء نبضہ واحد میں باعتبار تجویز عقل کے ہے اس واسطے کہ ہر جزو شریان کا بالطبع حرکت کرتا ہے پس ممکن ہے کہ حرکت اسکی باہم موافق ہو یا مخالف مثلاً کسی عضو میں بسبب فساد مادہ یا حرارت کے حرارت زیادہ ہو پس حرکت شریانی اس عضو ماؤن کی سرین ہو عضو محفوظ سے یہ اختلاف کمتر واقع ہوتا ہو جس کا دریافت کرنا بھی مشکل ہے مگر اختلاف اجزاء نبض کا باعتبار نبضات کے کثیر الوقوع ہو اور نہایت آسانی سے معلوم ہو سکتا ہے اور یہ دو وجہ سے باہر نہیں ہے

اول تبدیج اختلاف ظاہر ہو درمیان ایک نوع کے مثلاً اول عظیم معلوم ہو اور نبضہ ثانی میں عظیم اندک کم ہو پس ایسا ہی ہر نبض میں کم ہوتا جاوے حتیٰ کہ درجہ صغیر کو پہنچے اس کو مختلف منقل کہتے ہیں اور مختلف منقل اگر بعد پہنچنے درجہ صغیر کے طرف عظم کے مائل ہو اس کو عائد کہتے ہیں اور اگر ہر نبضہ تبدیج زیادہ ہو کر عظم کو پہنچے اس کو مختلف منظم کہتے ہیں اور اگر درمیان میں اختلاف واقع ہو اور بعد اس کے طرف عظم کے خواہش کرے اس کو مختلف غیر منظم کہتے ہیں اور دیگر اقسام میں جنہیں اختلاف واقع ہوتا ہو مانند سرع اور متواتر اور مانند اس کے انکو بھی ایسا ہی قیاس کرنا چاہیے دوسرے یہ ہر اختلاف دفعۃً واقع ہو اور یہ بھی منظم یا غیر منظم ہوتا ہو اور امراض مفصلہ ذیل میں نبض مختلف واقع ہوتی ہو جو اس نقشہ میں مندرج ہیں اب وہ نقشہ جس میں اقسام اس جنس کے مندرج ہیں اسطے ملاحظہ ناظرین کے لکھتا ہوں وہ نقشہ یہ ہے۔

سرام	سرع بلغمی	سرع دواوی	الیخولیا	الیخولیا جو	میزان امراض
عشق	سود مزاج	حمی جو فزع	حمی مطبقہ	ہتائے نوت	امراض باغ امراض قلب
حمی بلغمی	حمی غضبی	شطر لغب			اقسام حمی

اقسام نبض باعتبار اعتدال نقصان جنس و سوین استواء و اختلاف مستوی مختلف بیان نبض انتظام اور غیر انتظام میں وہ دو قسم ہو اول مختلف منظم اور یہ حافظ ہوتی ہے اپنی حرکت کی یعنی اختلاف اس کا ایک وتیرہ پر رہتا ہو جس طور سے یہ دلیل ہو یکساں ہونے تغیر مزاج کی اور حال مختلف منظم کا مشابہ ہو منظم سے یعنی شدید الرواوت نہیں ہو لیکن بہ نسبت مستوی کے ردی ہے قسم دوسری مختلف غیر منظم جس کا اختلاف ایک حال پر قائم نہ رہے اور بدلتا جاوے یہ دلیل ہو نہایت تغیر مزاجی پر واضح ہو کہ نزدیک باب تحقیق کے قسم دہم داخل قسم نہم میں ہے اس واسطے کہ شیخ الرئیس اور محمد زکریا نے اجناس دینی نبض کے نو قرار دیے ہیں مگر جالینوس نے اس جنس کو علیحدہ ذکر کیا ہو اور اکثر متاخرین نے تقلید اس کی کی ہے مگر قرشی نے کہا ہو کہ شعبے اس کے بہت ہیں فصل چوتھی بیان نبض مرکب میں جو اجتماع بسائط سے شکل جدا گانہ پیدا ہوتی ہے اس کی اکیس نوع ہیں نوع اول عظیم یہ مرکب ہے تین بسیط سے یعنی طول اور عرض اور شہوق یعنی بلندی سے اور یہ نبض امراض مندرجہ نقشہ ہذا میں واقع ہوتی ہے۔

صلیج	فالج	نفس	سرام	مالجولیا	زکام	خناق	ذات الریه	نیزان	امراض
دموی	دموی	دماغ	دموی	دموی	وزلہ	عشق	دموی	دموی	میزان
غیر دموی	ذات کب	سوزناج	خفقان	ورم جگر	کثرت	انفجار	درمغص	امراض دماغ	میزان
دموی	غاصب	حار قلب	دموی	دموی	طمث	دموی	صدہ	امراض دماغ	میزان
حمی	حمی	حمی	انتہاء	تپق	حمی یوم	درمیان	مطبقة	امراض جگر	میزان
غضبی	تخی	دموی	نوبت	غالبہ درجہ	حمی یوم	غضبی	دموی	امراض دماغ	میزان

نوع دوسری صغیر عظیم کی ہے یعنی ناقص ہوا قطار ثلاثہ میں اور یہ امراض مفصلہ ذیل میں واقع ہوتی ہے جو نقشہ ہذا میں درج ہیں

سرام	سرام	صرع	مالجولیا	سوزناج	سوزناج	خفقان	جدا	میزان	امراض
سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی	میزان
جود	جود	جود	جود	جود	جود	جود	جود	جود	میزان
خونی	خونی	خونی	خونی	خونی	خونی	خونی	خونی	خونی	میزان
ابتداء	ابتداء	ابتداء	ابتداء	ابتداء	ابتداء	ابتداء	ابتداء	ابتداء	میزان
نوبت	نوبت	نوبت	نوبت	نوبت	نوبت	نوبت	نوبت	نوبت	میزان
غالبہ	غالبہ	غالبہ	غالبہ	غالبہ	غالبہ	غالبہ	غالبہ	غالبہ	میزان

نوع تیسری معتدل جو درمیان عظیم اور صغیر کے ہو نوع چوتھی غلیظ کہ

جس میں دو قطر بسیط عرض اور شہوق زیادہ ہوں نوع پانچویں دقیق مند غلیظ کی ہو نوع چھٹی معتدل کہ متوسط درمیان غلیظ اور دقیق کے ہو اور یہ اقسام دلالت کرتے ہیں اور اس کے کہ دلالت کرتے ہیں بسائط ان کے چونکہ اسباب بسائط ذکر کر چکا ہوں لہذا مرکبات کو بھی اسی پر قیاس کرنا چاہیے اب معلوم کرنا چاہیے کہ واسطے نبض عظیم کے تین سبب درکار ہیں اول حرارت کا زیادہ ہونا کہ وہ محتاج ہے طرف ترنچ کثیر کے دوسرے جرم نبض کا ملائم ہونا کہ انبساط میں عاصی نہ ہو تیسرے قوت حیوانی کا قوی ہونا کہ انبساط رگ پر قادر ہو اور ظاہر ہے کہ جب تک یہ اسباب ثلاثہ نہ ہوں نبض میں عظیم نہیں پیدا ہوتا ہو اور اسباب نبض صغیر کے ضد اس کے ہیں یعنی غلبہ برودت اور صلا جرم نبض اور ضعف قوت اور کبھی نبض میں صغیر بسبب دیکھانے قوت کے بھی پیدا ہوتا ہے مانند امتلائے غذائی یا امتلائے خلط فاسدہ متعفنہ سے اور کبھی نبض منضبط کہتے ہیں اور انضفاط غذا سے اس طور پر ہوتا ہو کہ جس وقت غذا کثیر المقدار معدہ میں پہنچی اور اس نے گرانی پیدا کی اور بوجہ گرانی کے قوت اور حرارت غریزی سست ہوتی گئی اور قوت بوجہ منضبط کے تکمیل انبساط پر قادر نہ ہوئی اگرچہ اسباب عظیم کے موجود نہ ہوں اور سبب انضفاط خلط سے اس طور سے پیدا ہوتا ہو کہ خلط متعفن شدہ ایک محل میں جمع ہو اور قوت کو منضبط کرے جیسا کہ نبض اول نوبت میں ہوتی ہے بسبب اجتماع مادہ کے وضع ہو

کہ وقت خارج ہونے اعتدال کے اول حاصل ہوتا ہے عظم پھر سرعت پھر توازن
اسی طور سے وقت رجوع باعتدال و زوال حاجت کے اول زائل ہوتا ہے توازن
پھر سرعت پھر عظم حاصل کلام یہ ہے کہ درجات احتیاج کے انھیں سے پائے
جاتے ہیں پس زیادتی حرارت سے تین درجے پیدا ہوتے ہیں اول عظم
دوسرا سرعت تیسرا توازن اب یہاں پر اقسام اقطار ثلاثہ جو بحالت ترکیب
پیدا ہوتے ہیں نقشہ نہا میں لکھتا ہوں۔

ثلاثہ اقطار ثلاثہ	زیادتی	نقصان	اعتدال
طول عرض عمق	عظیم	صغیر	معتدل
عرض عمق	خلیظ	دقیق	معتدل
عرض طول	ادراک عرض طول کا بدون عمق کے غیر ممکن ہے لہذا سمیلا کہتا کا ضروری ہے		
عمق طول	بلا عرض کے ادراک طول و عمق کا بھی نہیں ہو سکتا ہے۔		
طول طول	مربعات ثلاثہ اتفاقاً جو حاصل ہونیکے کوئی نتیجہ نہیں رکھتے ہیں اگر کوئی شبہہ کرے کہ بساط میں انکی تعریف کی گئی ہے حالانکہ جو شرک ہو گئی تعریف ناجائز ہو وقع شبہہ یہ ہے کہ حالت مرکب میں ادراک غیر ممکن ہے بساط میں اور اگر تعریف بساط کی نہ کی جاتی تو مرکب کا سمجھنا غیر ممکن ہوتا		
عرض عرض			
عمق عمق			

نوع ساتوین بیان نبض غزالی میں واضح ہو کہ یہ نبض یکبار اول انبساط
میں انگلیوں کو حرکت دیتی ہے اور دوسری بار اس سرعت سے حرکت کرتی ہے
کہ معلوم نہیں ہوتا رجوع اور سکون اسکا اور یہ ولالت کرتی ہے زیادتی احتیاج
ترویج پر اور سبب اس کا اسباب سرعت ہے اور غزالی سکون واسطے کہتے ہیں
کہ یہ مانند ہرن کے کودتی اور دوڑتی ہے اور بدیہی ہے کہ غزال وقت جست کے
پانوں زمین پر رکھتا ہے اور پھر جوڑ کر جلدی سے اٹھا چوڑی بھرتا ہے کہ نہایت
سرعت وضع اور رفع سے سکون اس کا معلوم نہیں معلوم ہوتا ہے نوع آٹھویں
بیان نبض موجی میں کہ اجزاء جس کے عظم و صغر اور شقوق اور عرض میں
ساتھ امتلا کے نرم اور مختلف ہوں مانند لہر دریا کے کس لیے کہ جب آب
استادہ میں کوئی چیز سخت ڈالتے ہیں دائرے اس سے ظاہر ہوتے
ہیں اور دائرے داخلی نسبت خارجی کے خرد تر اور سریع حرکت ہوتے
ہیں ایسا ہی یہ بھی طرف انگشت خرد کے نسبت اور اجزاء کے بہت زیادہ
اور بلند محسوس ہوتی ہے اور طرف انگشت نبض کے نسبت اول کے چھوٹی
اور کمتر معلوم ہوتی ہے جس کے سبب دو ہیں ایک یہ کہ بوجہ ضعیف ہونے
قوت کے ایک بار میں تمام و کمال انبساط حاصل نہ ہو دوسرا یہ ہے
کہ رگ میں لینت ہو اور قوت قوی شریان بوجہ ترقی کے تمامی متحرک
نہ ہو سکے اور منفصل نہ ہو ہر جزو اس کا تحریک قوت سے ایک بار بلکہ اندر اندر

جزو بعد جزو کے ظاہر ہے کہ جب کوئی چیز سخت کو حرکت دیتے ہیں تو اول اُس کا ایک طرف حرکت کو قبول کرتا ہے بخلات جزو و نرم کے کہ اگر کوئی چیز و اس کا حرکت کو قبول کرے تو جائز ہے کہ جزو دیگر حرکت سے منفعل نہ ہو اور یہ نبض دلالت کرتی ہے زیادتی رطوبت پر اور ہونے امراض مندرجہ نقشہ ہذا پر اور تپ میں دلیل عرق آنے کی ہے اور بعد حمام اور شراب پینے کے نبض موجی ہوتی ہے۔

ورم نفس داغ	ورم غشائیں داغ	سرام سرد	میزان اقسام امراض
فالج	سکتہ	ذات الریہ دہوی	امراض دماغ امراض ریہ
استسقا			امراض جگر

نوع ثوبین بیان نبض دودی میں عربی میں دو و کیرے کو کہتے ہیں جو پیدا ہوتا ہے رطوبت ناک جگہ میں اور وہ میں رہتا ہے اور یہ بہت سُست چلتا ہے اور نبض دودی موجی سے عریض اور ممتلی نہیں ہوتی ہے مگر مانند موجی کے بلندی اور غور اور تقدم اور تاخر میں برابر ہوتی ہے اور یہ دلالت کرتی ہے اور برقوق قوت کے نہ تمام ہو اسطے کہ جب تمام قوت ساقط ہو جاوے تو اُس کو نلی میں شمار کریں گے نوع دسویں بیان نبض نلی میں یہ نبض نہایت درجہ ضعیف اور متواتر ہوتی ہے بوجہ ضعیف ہونے قوت کے اور یہ نبض حالت گ میں ظاہر ہوتی ہے چونکہ حرکت اُسکی مثل حرکت چوٹی کے ہے اسی وجہ سے

اس کو نلی کہتے ہیں فرق درمیان نبض موجی اور نلی کے یہ ہے کہ نبض موجی بسبب رطوبت کے ایک بارگی متحرک نہیں ہو سکتی ہے باوجودیکہ قوی ہے بخلات دودی اور نلی کے کہ علت اُس کی افراط ضعف ہے اس نبض میں بوجہ کثرت حاجت کے ضعف پیدا ہوتا ہے اور نبض نلی طفل نوزاد کے حق میں طبعی ہے بخلات اور حالات کے کہ اُس میں نشان موت ہے نوع گیارہویں بیان نبض منشاری میں منشار عربی میں آرے کو کہتے ہیں یہ نبض مثل آرے کے دانتوں کے ہوتی ہے اور صلابت اس میں زیادہ ہے البتہ شوق میں خفلا کیا ہے بعض کہتے ہیں کہ یہ نبض سترج و متواتر و مختلف الاجزاء ہے عظم و انبساط و صلابت اور لیت میں اور یہ امر صحیح ہے کہ کوئی اجزاء نبض کے صلب ہوتے ہیں اور کوئی نرم لیکن یہ گمان کہ نبض لیں ہوتی ہے باطل ہے اس واسطے کہ کوئی جزو رگ کا صلب ہوتا ہے اور کوئی اصلب یہ دلالت کرتی ہے ورم عضو اور نیز قوت قوی پر کیونکہ بلا قوت سرعت حاصل نہیں ہوتی ہے اور عظم جو لازم سرعت کا ہے پیدا نہ ہوگا اور یہ منشاریت نبض اختلاف جرم رگ سے پیدا ہوتا ہے صلابت اور لیت میں کیونکہ بدیہی ہے کہ جو اجزاء نبض کے صلب ہوں گے اُس کے انبساط میں صغیر اور بطور ظاہر ہوگا اور جو اجزاء لیں میں اُس کے انبساط میں سرعت اور عظم ہوگا پس نبض مذکور مختلف الاجزاء ہے صلابت اور عظم اور صغیر اور تقدم اور تاخر میں

اور سب اختلافات اجزاء اہل تحقیق کے نزدیک دوہیں ایک یہ ہے کہ
بوجہ قوام مادہ کے اختلافات اجزاء رگ میں واقع ہوا سوا سطلے کہ مادہ متغفہ
کو واجب ہے لیت کا پیدا کرنا کیونکہ جب مادہ خام یا غیر متغفہ داخل
ہوتا ہے تو صلابت پیدا ہوتی ہے دوسرا کسی عضو عصبی میں درم ظاہر ہو
اور وہ باعث اختلافات اجزاء رگ کا ہوا سوا سطلے کہ منشاریت حالت درم میں
ضرور ظاہر ہوتا ہے کیونکہ ہر ایک شرائین دو غشا سے محیط ہے ایک داخلی
دوسری خارجی سے اور غشا خارجی غلیظ اور نمایان ہے بخلاف غشا
داخلی کے کیونکہ یہ غشا نہایت دقیق اور خفی ہے اور معلوم نہیں ہوتی ہے
الا غشا بزرگ میں اور ترکیب غشا ریف عصبی اور ریف رباطی سے ہے
پس جس وقت درم عضو عصبی میں پیدا ہوتا ہے تمام اعصاب اس عضو
کے کشیدہ ہو جاتے ہیں بسبب افزونی درم حجم عضو کے پس ریشہ عصبی شرائین
کے بھی کھینچے ہیں اور تنگی شرائین میں معلوم ہوتی ہے اسی وجہ سے حال
نبض کا مختلف معلوم ہوتا ہے کیونکہ اجزاء نبض کے بسبب عدم الجذاب
ریشہ عضو غشائیہ کے عظیم اور سریع اور حالت الجذاب میں صغیر اور بطی
اور بسبب تمدد کے صلب محسوس ہوتے ہیں اور جو اجزاء شرائین کے اس
عضو سے تعلق نہیں رکھتے ہیں وہ اپنی حالت پر رہتے ہیں اور اگر درم کسی
عضو میں جو عصبی نہیں ہے ہو اس وقت نبض منشاری واقع نہیں ہوتی ہے

درجہ یہ ہے کہ جب تک مادہ حارہ متغفہ اس میں پہنچتا ہے منشاریت
پیدا نہیں ہوتی ہے اور جو امراض نبض منشاری میں ضرور ہوتے ہیں اس
نقشہ میں درج ہیں۔

نوع بارہون	سبب جو بوجہ پہنچنے	ذات الجذب خالص
بیان نبض ذنب الفا	ورم غشا صلب باغ	ذات الجذب غیر خالص
میں پیش چوبہ کی	انجرہ کے یہ یا صند	ذات الجذب غیر خالص
دم کے ہوتی ہے	سے پیدا ہو	ذات الجذب غیر خالص

مختلف الاجزاء گندگی اور لاغری میں یعنی ایک طرف موٹی ہوتی ہے اور
دوسری طرف پتلی اور شیخ رئیس نے لکھا ہے کہ یہ شروع ہوتی ہے نقصان
سے طرف زیادتی کے اور زیادتی سے طرف نقصان کے اور اس کی تین
قسمیں ہیں قسم اول عظم سے شروع ہو کر تدریجاً صغیر کو پہنچتی ہے اور جب
حد صغیر کو پہنچتی ہے تو پھر حرکت اسکی بالکل معلوم نہیں ہوتی ہے اسکو
ذنب المنقضي کہتے ہیں یہ قسم ردی ہے اور دلالت کرتی ہے ضعف اور
عجز قوت پر قسم دوسری جس مرتبہ سے شروع ہوتی ہے تدریجاً مرتبہ صغیر
پہنچتی ہے اور اسی حالت پر قائم رہتی ہے اس کو ذنب ثابت کہتے ہیں
قسم تیسری جس مرتبہ سے شروع ہوتی ہے تدریجاً ہی مرتبہ کو پہنچتی ہے مثلاً اول
صغیر یا عظیم محسوس ہو پس تدریجاً عظم یا صغیر کی طرف بٹا ہو اسکو ذنب الجائز

ذنب عائد کہتے ہیں اور تین نوع ہوا اول اگر عظم شروع ہو کر صغیر ہو جائے
پھر اسی طور سے عظم کی طرف عود کرے اسکو ذنب متراجج تمام الرجوع کہتے ہیں یہ دلالت کرتی
ہے قوت مساوی ہونے پر قوت متحرک حرکت اولیٰ کی دوسری عظم سے
شروع ہوا اور درجہ صغیر کو پہنچے اور پھر طرف عظم کے عود کرے مگر اس درجہ
عظم کو نہ پہنچے پس اسکو ذنب متراجج ناقص الرجوع کہتے ہیں یہ
دلالت کرتی ہے ضعف قوت پر قوت متحرک حرکت اولیٰ کی تیسری عظم
سے شروع ہو کر صغیر کو پہنچے اور پھر طرف عظم کے عود کرے مگر ساتھ
زیادتی کے مرتبہ اول سے اسکو ذنب متراجج زائد الرجوع کہتے ہیں
یہ دلالت کرتی ہے اوپر قوی ہونے پر قوت متحرک حرکت اولیٰ کے اب معلوم کرنا
چاہیے کہ اختلاف ذنب الفار میں تین نوع پیدا ہوتا ہوا اول باعتبار
نبضات کے مثلاً نبضہ اول قوی یا سریع یا عظیم معلوم ہوا اور پھر نبضہ
البعدا کا بتدریج طرف ضعف یا صغیر یا بطور کے مائل ہوا اور یہ نوع ظاہر
ہوتی ہے دوسری باعتبار ایک نبض کے ہو بنظر اجزاء کثیر کے مثلاً اول
انگلی کے نیچے حرکت زیادہ محسوس ہوا اور دوسری انگلی کے نیچے اس سے
کم تیسری انگلی کے نیچے دوسری سے کم چوتھی انگلی کے نیچے تیسری انگلی سے
کم معلوم ہوا اور ایسا ہی کسی تصور کرنا چاہیے تیسری باعتبار ایک نبض
کے ہو مثلاً ابتدائی انبساط زیادہ ہو یا کم یا بتدریج ناقص ہو یا زیادہ

نوع تیسرہ بیان نبض ذوالفترۃ یہ ساکن ہوتی ہے اس وقت کہ جب
امید حرکت کی ہوتی ہو اور اس کے دو درجے ہیں اول جس زمانہ میں امید
حرکت کی ہو کہ ضرور وہ ساتھ وجود کے آوے گی نہ آوے اور اگر آوے
تو محسوس نہ ہو مثال اسکی یہ ہے کہ زمانہ سکون کہ جو بعد حرکت انبساط
یا انقباض کے ہوتا ہے زیادہ ہوا اور جب زمانہ سکون کا زیادہ ہوگا تو
حرکت جو واقع ہوتی ہے وہ بوجہ زیادتی سکون کے نہیں محسوس ہوگی
کیونکہ زمانہ حرکت کا گذر گیا دوسری مثال یہ ہے کہ جب بعد سکون
انقباض کے رگ طرف انبساط کے مائل ہوتی ہو اور وہ مہنوز درجہ محسوس
ہونے کو نہ پہنچے مگر وہ اپنے مرکز کی طرف عود کرے اور حرکت باطل
ہو کر سکون ظاہر ہوا اور قرشی کے نزدیک معنی ذوالفترۃ کے یہ ہیں دوسری
بعد شروع ہونے حرکت اور قبل تمام ہونے اسکی کے سکون واقع ہو مثلاً
نبض بعد شروع انبساط کے اور قبل تمام ہونے انبساط کے ساکن ہوا اور
پھر حرکت کر کے انبساط کو تمام کرے یا بعد شروع انقباض کے قبل تمام
ہونے اس حرکت کے سکون واقع ہوا اور پھر حرکت کر کے انقباض کو پورا
کرے پس ضرور ہے کہ درمیان سکونین مذکورین کے زمانہ حرکت کا تھا
کہ جس میں سکون واقع ہوا پس نبض مذکور دو حرکتوں سے مرکب معلوم ہوتی
ہے یعنی ایک حرکت منقطع الوسط اور چار سکون سے نبض مرکب ہوا واضح ہو

کہ حرکت عام ہو اور مراد اس سے ہونا حرکت کا ہے اور معنی ذوالفترۃ کے
کھٹرنے کے ہیں چونکہ یہ نبض چلتے چلتے دفعتاً بعد دو سکون کے ٹھہرتی
ہے اسی واسطے ذوالفترۃ کہتے ہیں اور سبب اس نبض کا ضعیف ہونا قوت
کا ہو جو جہانگی اور واسطے طلب استراحت کے اور یہ بعد چند نبض کے
قوت حرکت کرنے میں محتاج اور عاجز ہو جاتی ہے اگر حرکت کرتی بھی ہے تو
جو ضعف کے معلوم نہیں ہوتی ہو پس معلوم کرنا چاہیے کہ مقدار سکون اور
حرکت اس نبض کی باعتبار قوت کے ہے مثلاً اگر ضعف کم ہے تو بعد چند قرات
کے سکون واقع ہوگا اگر زیادہ ہو تو چار پانچ یا زیادہ قرات کے بعد سکون
ہوگا نوع چودھویں بیان نبض واقع فی الوسط میں یہ متحرک اس وقت
ہوتی ہے کہ جب سکون لازم ہے اسکو یعنی درمیان انبساط اور انقباض
کے کہ زمانہ سکون کا ہو حرکت واقع ہو اور یہ نبض مشابہت رکھتی ہو ساتھ
غزالی اور مطرئی کے لیکن فرق مطرئی اور واقع فی الوسط میں یہ ہے کہ قرعہ
ثانی مطرئی میں جزو حرکت انبساط ہوتا ہو مثل قرعہ اول انبساط کے یعنی قرعہ
لاحقہ مطبقہ مستم انبساط کا ہو پس دونوں قرعہ جزو انبساط ہوتے ہیں بخلاف
واقع فی الوسط کے کہ قرعہ ثانی بعد تمام ہونے انبساط کے واقع ہوتا ہے
اور وہ جزو اس کا نہیں ہے اور فرق درمیان غزالی اور واقع فی الوسط
کے یہ ہے کہ غزالی میں قرعہ ثانی لاحق ہوتا ہے قبل نقصانے قرعہ اول کے

یعنی ہنوز بعض اجزاء رگ کے قرعہ اول سے فارغ نہیں ہوتے ہیں کہ بعض
اجزاء اس کے قرعہ ثانی کرتے ہیں اور سبب اس نبض کا حرارت قوی ہے کہ
جو محتاج کرتی ہے طبیعت کو طرف حرکت کے نوع پندرھویں بیان نبض
مسلی میں مسئلہ کو کہتے ہیں یہ شروع ہوتی ہے نقصان سے اور مائل ہوتی
ہے طرف زیادتی کے اور پھر زیادتی سے طرف نقصان کے رجوع کرتی ہے
حتیٰ کہ نقصان انتہائے انبساط پر پہنچتا ہے اور نبض مذکور درمیان میں
گندہ اور اطراف اس کے دونوں باریک ہوتے ہیں مانند دو دمون چوہے
کے اگر دونوں کو جوڑیں تو یہ شکل پیدا ہوتی ہو حاصل اسکا یہ ہے کہ حالت
انبساط میں اول انگلی اور آخر انگلی کے نیچے صغیر معلوم ہوتی ہو اور دوسری
انگلی کے جزو آخر اور تیسری انگلی کے جزو اول کے نیچے عظیم ہوتی ہو ایسے کو
عظیم الوسط صغیر الطرفین کہتے ہیں اور اس نبض کی ضد کو عین کہتے ہیں
جو صغیر الوسط عظیم الطرفین ہوتی ہو اور سبب اسکا ضد سبب مسلی کا ہے
اور سبب مسلی کا ضعیف ہونا قوت کا ہو نوع سوٹھویں بیان نبض نقش
میں یہ مانند ریشہ کے لرزان معلوم ہوتی ہو سبب اسکا ضعیف ہونا قوت
کا اور شدت حاجت طرف ترویج کے اور صلابت اور یوست جرم رگ
کی دلیل ہو اور امراض مندرجہ نقشہ ہذا میں یہ نبض واقع ہوتی ہے۔

سرسام	امراض دماغ	نوع سترھویں بیان نبض ملوئی میں
-------	------------	--------------------------------

یہ مانند تاگے بٹے ہوئے کے ہوتی ہے جیسا کہ چھوڑ دیتے ہیں کیفیت پچیدگی میں دلالت کرتی ہے اور پر رداوت حال کے نوع اٹھا رہوین بیان نبض تشخیص میں یہ مانند تاگے کھنچے ہوئے کے ہوتی ہے اور مختلف الاجزاء ہوتی ہے تقدم اور تاخر اور وضع میں ساتھ صغرا اور صلابت کے نبض دلالت کرتی ہے ظاہر ہونے تشنج اور رداوت قوام پر اور سبب حدوث اس نبض کا تشنج پیدا ہونا اجزاء عصبیہ میں ہے اور ظاہر ہے کہ جب تشنج اعصاب میں پیدا ہونیوالا ہوتا ہے تو اول اثر اس کا باریک رگون میں پیدا ہوتا ہے اور چونکہ جرم رگ کا مرکب ہے دو غشاء سے پس اثر اس کا اول نبض میں پیدا ہوتا ہے نوع انیسویں بیان نبض متواتر میں اگرچہ ہمیں بھی مثل تاگے کشیدہ کے نبض معلوم ہوتی ہے اس واسطے متواتر اور تشنج اور غش اور ملتوی یہ جملہ اقسام باہم اشتراک رکھتے ہیں مگر فرق یہ ہے کہ متواتر میں تھوڑا انبساط پوشیدہ ہوتا ہے اور کشیدگی زیادہ ہوتی ہے اور اکثر یہ نبض امراض یالسیہ میں ظاہر ہوتی ہے نوع بیسویں بیان نبض ثابت میں یہ باریک اور صلب و کشیدہ ذی اختلاف ہوتی ہے اور امراض ذی شدید الیبوست مثل دق اور ذبول میں ظاہر ہوتی ہے نوع کیسویں بیان نبض مطرتی میں بطور متواتر کہتے ہیں جبکہ نہائی پرارتے ہیں اور بلا قصد مار نیوالے کے وہ ہتھوڑی سے اٹھ کر حرکت دوسری پیدا کرتی ہے سیٹو سے نبض ہوتی ہے جالیٹوٹ لکھا ہے کہ میں

مطرتی کو دیکھا ہے کہ دو بار عو کیا یعنی ایک نبضہ میں تین قرعہ کیے ہر قرعہ نسبت قرعہ اول کے صغیر تھا اور اس نبض کو ذوالقرعتین بھی کہتے ہیں یعنی نبض دو قرعہ والی بعض اطباء اسکو دو نبضہ کہتے ہیں اس واسطے کہ سرعت قرعہ ثانیہ کی ایک نبضہ میں نہیں ہو سکتی ہے قرشتی نے لکھا ہے کہ یہ حجت مغالطہ کی ہے بعض اطباء کہتے ہیں کہ وہ ایک نبضہ ہے مگر مختلف ہے تقدم اور تاخر میں شیخ الرئیس بھی اسکا پابند ہے شیخ الرئیس کا قول ہے کہ جو اس کو دو نبضہ کہتے ہیں انکی رائے غلطی پر ہے اس واسطے کہ اس کو دو نبضہ کہنا اسوقت جائز تھا کہ جب انبساط اسکا تمام ہو جاتا حالانکہ اس میں یہ ثابت نہیں ہوتا ہے بلکہ یوں کہنا جائز ہے کہ یہ نبض جب دل قرعہ پر منبسط ہوتی ہے انگلی کو قرعہ دیتی ہے اور جب انبساط کو تمام کرتی ہے قرعہ ثانی محسوس ہوتا ہے دوسرا قول یہ ہے کہ جو بوجہ دو قرعہ کے دو نبضہ کہتے ہیں تو بقول انکے منقطع الا انبساط کو بھی کہنا چاہیئے حالانکہ وہ ایک نبضہ ہے اور اسباب مطرتی کے تین ہیں اول قوت قوی اور حاجت شدید طرف ترویج کے اور جرم نبض کا الیا صلب ہو کہ ایک بار انبساط کامل نہ ہو سکے بلکہ دوسری مرتبہ قوت شریان کی اجزاء نبض کو بقوت تمام انبساط کامل پر پہنچا دے ایسی ہی حالت میں نبض مطرتی صلب اور سریع ہوتی ہے اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ کبھی حاجت طرف ترویج کے نہیں ہوتی ہے بلکہ شریان مقدار کامل پر

ہو چکی ہو کہ تکمیل فوت کی در حالیکہ کوئی مانع نہ ہو طبعی ہوتی ہو دوسرا
قوت ضعیف ہو اور جرم نبض کا نرم ہو مگر مرقبہ انبساط میں اپنی مقدار پر
قادر نہ ہو بوجہ ضعف فاعل یعنی قوت کے بلکہ واسطے استراحت کے دوبارہ
حرکت کرے بوجہ ترتیب انقباض ناقص کے اس حالت میں نبض صلب اور
بطبی ہوگی تیسرا کوئی امر خارجی وقت انبساط کے عارض ہو اور طبیعت دفعتاً
اُسی طرف متوجہ ہو اور حرکت طبعی میں خلل واقع ہو مثل حالت خوف شدید
کے جیسا کہ حرکت نبض میں فتور واقع ہوتا ہو اس واسطے کہ طبیعت دوسری
طرف ہوتی ہو اور حرکت انبساطی سے رہ جاتی ہے اور بجائے حرکت کے
سکون محسوس ہوتا ہو اور واسطے ترویج کامل کے انبساط ناقص پورا کرتی ہو
اور قرعہ ثانیہ معلوم ہوتا ہو پس صورت ثالث میں مطرقی نہیں ہو جب تک
کہ وہ سبب قائم ہے اس وقت تک نبض میں فتور واقع ہوتا ہے البتہ
دو صورتوں اول میں ہر نبضہ مطرقی ہو سکتا ہو حاصل یہ کہ مطرقی کو ذوق فرین
کہنا جائز ہے اور ذوق فرین کو علی الاطلاق مطرقی کہنا غیر جائز اور یہ معلوم ہونا
ضرور ہے کہ اجناس نبض مرکبہ کے ممکن الاجتماع ہیں لیکن وہ اجناس کہ ضد
دوسرے کے ہیں خواہ وہ بسیط ہوں یا مرکب جمع ہونا انکا غیر ممکن مثلاً
نبض واحد سرلج ہو اور بطبی بھی ہو یا عظیم ہو اور صغیر بھی ہو یہ منع ہو اور سبقت
اختلاف ہو سکتا ہو بلکہ کثیر الوقوع ہے کہ ایک نبض میں بعض جزا سرلج یا عظیم

محسوس ہوں اور بعض بطبی اور صغیر جیسا کہ جنس مختلف میں بیان ہو چکا فصل
پانچویں بیان لواحقات نبض میں یہ مشکل ہو سولہ فائدوں پر فائدہ اول
بیان فرق نبض مرد اور عورت میں نبض مرد کی باعتبار نبض عورت کے قوی
اور عظیم اور بطبی اور متفاوت ہوتی ہو اور سبب عظم کا یہ ہو کہ خلقت مردوں کی
بہ نسبت عورتوں کے قوی ہو اور جرم نبض کا عاصی نہیں ہوتا ہو اور وجہ بطو اور
تفاوت کی یہ ہو کہ حالت عظم میں کہ جب حاجت ترویج کی رفع ہوگی سرعت اور
تواتر کی نوبت نہیں ہو چکی اور بحالت انقباض بخارات بھی دفع ہو گئے پس سکون
کامل واسطے استراحت قوت کے واقع ہوتا ہو اس جہ سے زائد حرکت اور سکون کا
مردوں میں طویل ہوتا ہو نسبت عورتوں کے فائدہ دوسرا بیان نبض انسان میں
لڑکوں کی نبض باعتبار نبض بالغوں کے سریع اور تواتر اور عظیم ہوتی ہو یعنی اگرچہ معتدل
ہو لیکن بہ نسبت اپنے جثہ کے عظیم ہو اور نبض بالغوں کی قوی تر ہو دینی جس طرح کہ
سن ہو اور بعض کمول کی نسبت جو ان کے صغیر اور بطبی ہوتی ہو عظم اور قوت میں میانہ
اور نبض شیخ کی ضعیف اور متفاوت اور لین ہوتی ہے بوجہ غلبہ رطوبت لغیم غیر طبعی
کے تفصیل اس کی اس نقشہ سے معلوم کرنا چاہیے۔

نبض	عظیم	نبض	عظیم	نبض	عظیم	نبض	عظیم
نمو	سرلج متواتر	شاب	قوی	کھولت	صغیر بطبی	شیخوخت	ضعیف متواتر ولین

فائدہ تیسرا بیان نبض مزاجوں میں پس جاننا چاہیے کہ نبض اُس شخص کی جس کا مزاج طبعی گرم ہو قوی و عظیم ہوتی ہے بشرطیکہ جرم رگ بھی ملائم ہو و اگر گرمی مزاج میں غیر طبعی ہو اگرچہ حرارت زیادہ ہو قوت نبض کی ضعیف ہوگی جیسا کہ حمی محرقة میں اور نبض سرد مزاج والے کی صغیر تر یا متفاوت یا بطبی ہوتی ہو بقدر برودت کے اور اندازہ حاجت کے موافق صلابت اور نرمی جرم نبض کے ہوگی اور نبض مرطوب المزاج کی موجی یا عریض ہوتی ہے اور نبض یا بل المزاج کی اکثر اوقات دقیق ہوتی ہے اور صلب پس اگر اس حال میں قوت قوی اور حرارت زیادہ ہو تو نبض ذو القرمین یا مرتعش یا تشنج ہوگی اور اکثر الیسا ہوتا ہے کہ مزاج نصف بدن کا طول میں گرم اور نصف بدن کا سرد پس نبض نصف بدن کی مانند مجرور کے ہوگی اور نصف بدن کی مانند مبرود کے چنانچہ اس نقشہ میں درج کیا گیا ہے۔

حالت اعتبار مزاج	نبض	حالت اعتبار مزاج	نبض	حالت اعتبار مزاج	نبض	حالت اعتبار مزاج	نبض
مزاج حار	قوی و عظیم	مزاج سرد	صغیر متفاو و بطبی	مزاج مرطوب	موجی و عریض	مزاج یابس	دقیق و صلب

فائدہ چوتھا بیان فرق اور میان نبض موٹے اور دُبلے کے نبض دُبلے کی

با اعتبار موٹے کے عظیم اور بطبی ہوتی ہے اور نبض موٹے کی بقیاس دُبلے کے صغیر اور سریع پس اگر فرہی بوجہ زیادتی گوشت کے ہے تو نبض سریع اور قوی زیادہ ہوگی اور اگر زیادتی بوجہ چربی کے ہے تو برخلاف اُس کے ہوگی اس نقشہ سے بخوبی کیفیت نبض کی معلوم ہوگی۔

حالت اعتبار مزاجی	نبض	حالت اعتبار مزاجی	نبض	حالت اعتبار مزاجی	نبض	حالت اعتبار مزاجی	نبض
لاغر	عظیم و بطبی	فرہ	صغیر و سریع	گوشت	سریع و قوی	چربی	بطبی و ضعیف

فائدہ پانچواں۔ بیان نبض حاملہ میں نبض حاملہ کی سریع اور عظیم اور متواتر ہوتی ہے اُس نبض سے جو غیر ایام حمل میں ہو اگرچہ قوت میں کمی اور زیادتی نہیں ہوتی ہو لیکن بوجہ حمل اور ماندگی کے کسی قدر نقصان معلوم ہوتا ہے اس نقشہ سے حالت بخوبی سمجھ میں آسکتی ہے۔

حالت باعتبار حل	نبض	کیفیت
حل	سریع و عظیم و متواتر	اگرچہ یہ نبض حالت غیر حل میں ہو مگر اندازہ قوت سے فرق معلوم ہوگا۔

فائدہ چھٹا۔ تغیرات نبض میں موافق موسم اور مزاج بلاد کے موسم ربیع میں نبض معتدل ہوتی ہے ہر ایک امر میں لیکن قوت اس میں زیادہ ہوتی ہے اور جو شہر معتدل ہیں ان میں بھی نبض معتدل ہوگی فصل خریف میں مختلف ہوتی ہے مائل بہ ضعف اور جو شہر مختلف الہوا ہیں ان میں بھی مختلف اور فصل جاڑوں میں نبض بطی یا صغیر ہوتی ہے البتہ جن لوگوں کے مزاج گرم ہیں ان کی نبض قوی ہوتی ہے اور جن شہروں کا مزاج سرد ہو وہ بلاد کی مخلوق کی بھی نبض مثل فصل جاڑے کے ہوگی فصل گرمی اور بلاد گرم میں نبض سریع اور متواتر و صغیر و ضعیف ہوتی ہے تفصیل اس کی نقشہ ذیل میں تحریر کی ہے تاکہ علیحدہ علیحدہ ہر موسم کی نبض سمجھ میں آجائے۔

حالت باعتبار فصل شہر نبض	حالت باعتبار فصل شہر نبض	حالت باعتبار فصل شہر نبض	حالت باعتبار فصل شہر نبض	حالت باعتبار فصل شہر نبض
فصل ربیع	فصل خریف	فصل جاڑا	فصل گرمی	فصل شہر
سریع متواتر و صغیر و ضعیف	صغیر و بطی	مختلف مائل بہ ضعف	معتدل	فصل شہر
باشندگان	باشندگان	باشندگان	باشندگان	باشندگان
معتدل	معتدل	مختلف	مختلف الہوا	معتدل
شہر معتدل	شہر معتدل	شہر معتدل	شہر معتدل	شہر معتدل

فائدہ ساتواں بیان فرق نبض حالت بیداری اور خواب میں اول خواب میں نبض صغیر و ضعیف ہوتی ہے اور اسی طور سے یا متفاد ہوتی ہے یا بطی اور بعد صہم غذا کے اگر کوئی عرصہ دراز تک سوتا رہا ہے تو نبض اس کی عظیم اور قوی اور آخر خواب میں جو زمانہ اعتدال کا ہے نبض عظیم اور قوی اور بطی ہوگی اور اگر سونے میں افراط ہو یعنی اعتدال سے زیادہ تو نبض صغیر اور ضعیف اور متفادات اور بطی ہوگی اور اگر کوئی بھوکا سو یا تو نبض اس کی صغیر اور بطی اور متفادات زیادہ ہو جاتی ہے اور نبض اس شخص کی جو بعد خواب معتدل و درطبی کے جاگا ہے بطی اور سریع اور عظیم ہو کر پھر اپنی حالت اصلی پر آ جاتی ہے پس ثابت ہوا کہ حالت خواب میں نبض مختلف ہوتی ہے اور بیداری میں بدستور اس واسطے کہ اگر بیداری طبعی ہے تو نبض عظیم اور سریع ہوتی ہے اور اگر کوئی سوتے ہوئے کو دفعہ جگا دیوے یا ڈرا دیوے تو اول نبض ضعیف ہوگی بعدہ عظیم اور سریع اور مختلف اور مرعش پس اگر وہ ڈر حقیقی ہے تو حرکت نبض کی اسی حالت پر عرصہ تک رہتی ہے ورنہ اپنی حالت اصلی پر عود کرے گی چنانچہ اس نقشہ سے جملہ حالت کیفیت نبض بخوبی معلوم ہو جاوے گی۔

حالت باعتبار	حالت باعتبار	حالت باعتبار	حالت باعتبار
خواب و بیداری	نبض و خواب و بیداری	نبض و خواب و بیداری	نبض و خواب و بیداری
ابتداء خواب	یا متفاد یا بطنی	عظیم قوی	اگر کھو کا
ضعیف و اشفاق خواب	صغیر و بطنی	بیداری	عظیم و سرخ
معتدل	اگر معتدل	صغیر و معتدل	اگر خواب میں
عظیم قوی سے زیادہ	و متفاوت	بعد خواب	بطنی و سرخ
سودے	و بطنی	معتدل	و عظیم
یا ڈرو یا بطنی	یا ڈرو یا بطنی	یا ڈرو یا بطنی	یا ڈرو یا بطنی

فائدہ آٹھواں بیان نبض حالت ریاضت میں و ریاضت معتدل میں نبض بتدریج قوی اور عظیم ہوتی ہو اور حالت آخر ریاضت میں سرخ اور متواتر اور اگر ریاضت معتدل سے زیادہ ہو تو صغیر و ضعیف اور اگر قوت سخت قوی ہو تو سرخ ہوگی اور جس وقت ریاضت حد افراط کو پہنچے گی تو نبض دودی یا نلی ہوگی اور اس نقشہ میں ہر حالت کے واسطے آسانی کے خانہ پری کی ہے۔

حالت باعتبار ریاضت	نبض	حالت باعتبار ریاضت	نبض
ریاضت معتدل	قوی و عظیم	اگر قوت قوی ہے	سرخ
انتہائی ریاضت	سرخ و متواتر	اگر ریاضت حد افراط کو پہنچے	دودی و نلی
اگر ریاضت زیادہ ہو	صغیر و ضعیف		

فائدہ نواں بیان نبض باعتبار غذا کے۔ اگر کھانا باعتدال کھایا ہو تو نبض عظیم اور سرخ اور متواتر۔ اور اگر زیادہ کھایا ہو تو نبض مختلف اور بے نظام اور اگر بہت کم کھایا ہو تو نبض مائل بقوت اور عظم اور سرعت کے ساتھ ہوگی اور قوت اسکی نبض میں دیر تک رہے گی اور اگر غذا گرم کھائی ہو اور مزاج اصلی بھی گرم ہو پس بوجہ گرمی مزاج کے سو مزاج گرم پیدا ہوگا اور بسبب سو مزاج کے قوت ضعیف ہوگی اور بوجہ ضعیف ہونے قوت کے نبض بھی ضعیف اور سرخ اور متواتر ہوگی اور اگر غذا سرد مزاج واسلے کھایا ہو تو بوجہ حاصل ہونے معتدل کے نبض قوی اور عظیم ہوگی اور اگر غذا سرد کو سرد مزاج واسلے کھایا تو سو مزاج بارد پیدا ہوگا اور بوجہ سو مزاج بارد کے قوت ضعیف ہوگی اور بوجہ ضعیف ہونے قوت کے نبض صغیر و ضعیف اور بطنی و متفاوت ہوگی اس نقشہ میں کیفیت غذا اور حالت نبض کی ظاہر کی گئی ہے۔

حالت باعتبار غذا	نبض	حالت باعتبار غذا	نبض
اگر غذا باعتدال کھائی ہو	عظیم و سرخ و متواتر	اگر غذا گرم کو سرد مزاج واسلے کھایا ہو	قوی و عظیم
اگر غذا معتدل سے زیادہ کھائی ہو	مختلف	اگر غذا سرد کو سرد مزاج واسلے کھایا ہے	صغیر و ضعیف و متفاوت و بطنی
اگر غذا گرم کو گرم مزاج واسلے کھایا ہو	ضعیف و سرخ و متواتر	اگر غذا کم کھائی ہے	عظیم و سرخ و مائل بقوت ہوگی

فائدہ دسواں بیان نبض باعتبار پانی پینے کے معلوم کرنا چاہیے کہ اگر پانی وقت خواہش کے پیا جاوے مثل وقت مضمر غذا یا بعد کھانے غذا کے تو نبض قوی ہوتی ہو باوجودیکہ پانی معتدل المقدار سے زیادہ بھی ہو مگر عظیم و سریع اور متفاوت نہیں ہوگی اور حکم کثرت اور قلت پانی کا موافق کثرت اور قلت کھانے کے کیا جاتا ہو۔ فائدہ گیارہواں بیان میں نبض کے باعتبار شراب پینے کے۔ زیادہ پینے شراب سے نبض مختلف اور غیر منظم ہوگی نہ حد غذا تک یا اس سے کہ شراب لطیف اور خفیف ہو اور شراب سرد خواہ بالفعل سرد ہوئی ہو یا بالعمل یا بوجہ جاڑوں کے سرد ہو حکم اسکا مانند حکم غذائے سرد کے ہو اور تغیر نبض میں موافق مزاج اصلی کے پیدا ہوگا تا وقتیکہ وہ حرارت سے گرم نہ ہو اور شراب گرم بالفعل ہو خواہ حرارت گرمی ہو حکم وہ گرم ہوئی ہو باحرارت آگ سے پس حکم اسکا بھی مانند غذا گرم کے ہے اور تغیر نبض میں حسب مزاج اصلی کے ہوگا اور چونکہ شراب دودگواری تغیر نبض میں جلد پیدا کرتی ہے اس نقشہ سے کیفیت شراب و حالت نبض علیحدہ علیحدہ معلوم کرنا چاہیے۔

حالت باعتبار شراب	نبض	حالت باعتبار شراب	نبض
بعد شراب پینے کے	موجی	شراب سرد پینے سے	ضعیف بطی و متفاوت
زیادہ شراب پینے سے	مختلف و غیر منظم	شراب گرم پینے سے	ضعیف و سریع متواتر
فائدہ بارہواں بیان حالت غسل میں اگر کوئی غسل کرے ساتھ پانی گرم			

یا سرد کے مگر حمام میں نبض عظیم اور قوی اور لین ہوگی اور بعد اس کے سریع اور متواتر اور اگر عرصہ تک حمام میں قیام کیا حتیٰ کہ حرارت تحلیل ہوگی تو نبض ضعیف اور بطی اور متفاوت ہوگی اور اگر پانی سرد استعمال کیا ہو اور سردی اسکی ثمر بدن میں پہنچی تو نبض ضعیف اور متفاوت ہوگی اور اگر فقط ظاہر بدن کا سرد ہو اور حرارت بدن کے اندر جمع ہو تو نبض قوی اور عظیم اور سریع ہوگی اور آب کافی مثل پھٹکری وغیرہ سے نبض صلب اور آب گوگرد سے نبض سریع ہوگی اور یہ نقشہ جو ذیل میں تحریر کرتا ہوں اس سے ہر ایک حالت مع کیفیت نبض معلوم ہوگی۔

حالت باعتبار حمام	نبض	حالت باعتبار حمام	نبض
آب سرد یا گرم سے	عظیم و قوی لین	آب کافی پھٹکری سے	صلب
حمام میں غسل کرنا		اگر غسل کیا	
اگر حمام میں عرصہ قیام کیا	ضعیف بطی و متفاوت	اگر آب گوگرد سے غسل کیا	سریع
اگر سرد پانی سے غسل کیا	ضعیف و متفاوت	بعد حمام	موجی
اگر شہری قہر بدن میں پہنچی			
اگر فقط ظاہر بدن قوی عظیم و سریع سرد ہے			

فائدہ تیرھواں بیان نبض حالت دردمین بغیر نبض میں شدت درد سے پیدا ہوتا ہے یا مدت دراز تک درد رہا ہو یا بوجہ حادث ہونے درد کے اعضاء شریفہ میں پس اگر درد شروع حالت میں کم ہو گیا تو نبض قوی اور سریع اور متواتر ہوتی ہے بشرطیکہ درد ظاہر میں ہو اور اگر باطن میں ہو تو ابتدا و درمین نبض صغیر اور متواتر اور سریع ہوتی ہے اور جس قدر درد کو عرصہ ہوتا ہے ویسا ہی نبض میں تغیر قوی زیادہ ہوتا جاتا ہے اور جب درد نہایت درجہ سختی کو پہنچتا ہے تو قوت ساقط ہو کر نبض دودی اور نگی ہو جاتی ہے اس نقشہ سے کہ جو ذیل میں تحریر کرتا ہوں کیفیت نبض در حالت درد بخوبی معلوم ہو جائیگی

حالت باعتبار درد	نبض	حالت باعتبار درد	نبض
ابتدائیں اگر درد کم ہے	سریع و متواتر	اگر درد شدت ہے	دودی و نگی
اگر درد باطن میں ہے	صغیر متواتر و سریع	+	+

فائدہ چودھواں بیان نبض حالت دردمین چونکہ بوجہ دردمین کے نبض میں تغیر پیدا ہوتا ہے اسکی دو نوع ہیں اول دردم تمام بدن کے شریان کو متغیر کرتا ہے اور تین حال سے خالی نہیں ایک دردم حار عظیم دوسرا دردم عضو شریف جو مؤخرتہا تیراز عظیم ہونہ عضو شریف میں ہو مگر شدید الوجہ ہو پس ان تینوں حالوں میں نبض متغیر ہوتی ہے دوسرے دردم متغیر نہ کرے مگر بعض عضو متورم کو اور یہ دردم سخت عظیم نہیں ہوتا ہے اگر اعضاء شریف سے ذور ہو تو بخار بھی نہیں

پیدا کرے گا اور دردم عضو متورم کا اسوقت نبض کو متغیر کرتا ہے کہ جب متصل شریان کے ہوا و تکلیف اسکی اس شریان تک پہنچے اور متغیر ہونا نبض کا بوجہ دردم کے پانچ نوع پر ہے نوع اول کہ موافق نوع دردم کے تغیر ہو مثلاً اگر دردم حار ہے تو نبض منشاری اور مرتعش اور سریع اور متواتر ہوگی اور اگر دردم خشک اور سخت ہو تو منشاریت غالب ہوگی اور اگر دردم لین ہے تو نبض موجی اور اگر دردم بارد ہے تو نبض متفاوت اور لطیف ہوگی اور جب دردم بچہ ہو جاتا ہے تو نبض سے منشاریت موقوف ہو کر نبض موجی ہو جاتی ہے اور پھر اختلافات بھی زیادہ ظاہر ہوتا ہے اور سرعت اور تواتر بوجہ سکون حرارت کے کمتر ہوتا ہے اور اس نقشہ میں اقسام دردم اور حالت نبض کو بخوبی میں ظاہر کرتا ہوں۔

نوع دوسری بیان	حالت باعتبار دردم	نبض	حالت باعتبار دردم	نبض
مدت دردم میں ابتداء	درم بارد	متفاوت و لطیف	درم حار	منشاری مرتعش و سریع و متواتر
دردم گرم میں نبض عظیم	موجی	جب دردم بچہ ہوتا ہے	درم یابس	منشاری
اور قوی اور سریع اور متواتر ہوتی ہے اور	+	+	درم لین	موجی

وقت زیادتی دردم کے نبض میں عظم اور قوت اور تواتر اور صلابت اور تفاوت زیادہ ہوتا ہے اور حسب وقت انتہا کو پہنچتا ہے تو صلابت اور ارتفاع قوی تر ہوتا ہے اور سرعت اور تواتر میں کمی واقع ہوتی ہے اور اگر دردم عرصہ تک قائم رہا تو نبض صلب

اور دقیق اور سریع اور متواتر ہوتی ہو پس اگر درازی مدت کی نہایت درجہ بڑھ جاوے تو سرعت زائل ہو کر نبض نملی ہوتی ہو اور جب ورم بختہ ہو کر پپ اس سے بہتی ہو اور بیماری میں نقصان واقع ہوتا ہو تو نبض قوی ہو جاتی ہو اور قوت بدستور آجاتی ہو اس نقشہ میں حالت تفصیلی درج کی جاتی ہے۔

حالت باعتبار	نبض	حالت باعتبار	نبض	نوع تیسری اعتبار
مدت ورم	مدت ورم	مدت ورم	مدت ورم	تغیر مقدار ورم کے اگر
ابتداء ورم	عظیم قوی ورم	اگر ورم عرصہ	صلب دقیق ورم	درم عظیم ہو تو رگ عروق
حار	سریع و متواتر	تک رہا	سریع و متواتر	میں زیادتی ہوگی اور
وقت زیادتی ورم	عظیم قوی ورم	اگر درازی مدت	نملی	اگر ورم کم ہو تو سب
ورم	متواتر و صلب	کی بڑھ جاوے	نملی	عارضوں میں کمی ہوگی
وقت انتہائے ورم کے	صلب	جب ورم پک کر پپ	قوی	نوع چوتھی جو تغیر کے موافق عضو متورم

کے علامات مختلفہ سے پیدا ہو اس شکل پر ہے اگر ورم عضو عصبانی مانند معدہ اور امعاء یعنی قولون اور مثانہ و اور دہ و عشا میں ہے جو کہ اندر پہلو کے پوشیدہ ہو یا مثل اس کے پس نبض منشاری اور صلب ہوگی اور اگر ورم ان اعضا میں کہ جنہیں آوردہ اور شریان زیادہ ہیں مانند پھیپھڑہ اور طحال کے ہو تو نبض عظیم اور مختلف ہوگی اور اگر آوردہ زیادہ نہیں ہیں مثل جگر کے پس نبض عظیم و مختلف

باعتبار ماسبق کے نہ ہوگی چنانچہ نقشہ ہذا سے معلوم ہوگا۔

حالت موافق	نبض	حالت موافق	نبض	نوع پانچویں
عضو متورم	عضو متورم	عضو متورم	عضو متورم	کہ تغیر بسبب طبیعت
ورم معدہ و معا	منشاری و صلب	ورم جگر	عظیم و مختلف	اور حار اعضا متورم
و مثانہ	عظیم مختلف	+	+	کے ہو یعنی اگر ورم حجاب
ورم ریه طحال	عظیم مختلف	+	+	یا معدہ میں ہو تو نبض
اسکی مانند صاحب غشی اور صاحب تشنج کے ہوتی ہو اس واسطے کہ طبیعت حجاب کی مانند طبیعت عصب کے ہو اور معدہ عصبانی ہے اسی وجہ سے ذلول کا حس زیادہ ہو اور اگر ورم ریه میں ہو تو نبض مانند صاحب خناق کے ہوگی اور کہ خناق میں قلب کو ہوا نہیں پہنچتی ہو ایسا ہی ورم ریه میں اور اگر ورم جگر میں ہے تو نبض مانند ذلول کے ہوگی اور اس واسطے کہ جب جگر میں ورم پیدا ہوتا ہو تو جگر غذا کو کیلوس نہیں کرتا ہو تاکہ جزد و بدن ہو پس ذلول ظاہر ہوتا ہو لا متناع وصول الغذاء اور اس نقشہ سے کیفیت حار اعضا متورم معلوم ہوگی۔	حالت باعتبار	نبض	حالت باعتبار	فائدہ پندرھواں
حار اعضا متورم	حار اعضا متورم	حار اعضا متورم	حار اعضا متورم	بیان نبض عوارض نفسانی
ورم معدہ یا حجاب	ضعیف و غلیظ	ورم جگر	ضعیف و غلیظ	میں یعنی نبض وقت خوشی اور شادی کے عظیم اور
ورم ریه	صلب	+	+	

متفاوت اور غم میں ضعیف اور صغیر اور متفاوت یا بطی اور خوں ناگمانی میں سریع اور تیش اور مختلف مضطرب اور وقت خون غیر ناگمانی کے صغیر اور ضعیف اور وقت غصہ کے نبض عظیم اور شاہق اور سریع اور متواتر ہوگی اور جب غصہ اور شرم اور خوں لمبا تا ہو یا واسطے تسکین غصہ کے تکلیف دیکھاتی ہو تو اس حالت میں نبض مختلف اور حالت لذت میں نبض عظیم ہوگی اور اس نقشہ میں ہر ایک اعراض نفسانی سے مع نبض کے ملاحظہ ناظرین کے یہ لکھا جاتا ہے تاکہ آسانی سے دریافت کیفیت اُسکی ہو جاوے۔

حالت باعتبار	حالت باعتبار	حالت باعتبار	حالت باعتبار	حالت باعتبار	حالت باعتبار
نبض	نبض	نبض	نبض	نبض	نبض
خوشی و عظیم و شادی متفاوت	خون ناگمانی	سریع و تیش مختلف	غصہ	عظیم شاہق و سریع و متواتر	لذت
غم و ضعیف و متفاوت و بطی	خون غیر ناگمانی	ضعیف و صغیر	غصہ و شرم و خوں جب باہم لمبا تا ہو	مختلف	+

قائدہ سو طہوان بیان نبض امراض میں سرسام گرم میں نبض صغیر اور ضعیف اور صلابت کے ساتھ مائل بموجبت ہوگی اور جب تب گرم شدت ہو تو نبض

عظیم اور سریع اور متواتر ہوگی اور نہایت زور اور شدت میں عظیم اور صغیر اور تیش اور مختلف اور سرسام سرد میں متفاوت اور بطی اور موجی اور سرد گرم میں سریع اور متواتر اور سرد سرد میں متفاوت اور بطی اور جنون میں صلب اور صغیر ہوگی اور اول سریع اور قوی بعدہ صلب اور صغیر اور ضعیف اور عشق میں غیر منظم ہوتی ہو لیکن جس وقت عاشق محبوب کو دیکھتا ہو یا نام اُسکا سنتا ہے تو نبض معتدل اور عظیم ہو جاتی ہو اور لقوہ میں اگر تہدد ہو تو صلب و رفلج میں موجی اور ضعیف اور متفاوت اور بطی اور اگر قوت ضعیف ہو تو نبض ضعیف اور غیر منظم اور مرگی بلغمی میں متفاوت اور بطی اور سوداوی میں صلب اور صغیر اور سکتہ میں موجی اور حمی یوم میں عظیم اور متواتر ہوگی اور اگر مختلف اور غیر منظم ہے تو معلوم کرنا چاہیے کہ حمی یوم نہیں ہو اور حمی غبی میں اول نبض منخفض اور سریع اور مختلف اور درمیان پ کے عظیم اور قوی اور غب خالصہ میں اول ضعیف اور صغیر اور متفاوت اور پھر عظیم اور غب غیر خالصہ میں ضعیف اور صغیر اور مختلف اور درمیان پ کے عظیم پھر برعکس ہو غب خالصہ کے اور شرط الغب میں اول مختلف اور منخفض اور درمیان پ میں ساتھ عظیم کے مائل ورجی بلغمی میں اول منخفض اور صغیر اور ضعیف اور متفاوت پھر متواتر اور مختلف اور مطبقہ دموی میں متلی اور نرم اور عظیم اور قوی اور عظم کے ساتھ سرعت ہوگی اور اگر خون عفن ہو تو نبض عظیم اور سریع اور مختلف اور تب بلغمی میں نرم اور بطی اور تب صغیر اور سریع

اور تو اگر وہ تپانج دوسری میں عظیم لین اور تپانج سوداوی میں صلب و صغیر ہوگی یہ تمام
دلائل اس وقت صادق آتے ہیں کہ جب کوئی مرض دوسرا مگر کب نہ ہو ورنہ ضرور اختلاف پیدا ہوگا
اور اس قسم سے جملہ امراض متذکرہ بالا اور اقسام نبض علیحدہ علیحدہ نقشہ ہر امین درج کی جائیں

نام مرض	اسام نبض	نام مرض	اسام نبض	نام مرض	اسام نبض	نام مرض	اسام نبض
سرطان	صغیر و عظیم	در میان	عظیم و قوی	تپانج	تپانج	سرطان	صغیر و عظیم
حار	صلب	معتدل	عظیم	تپانج	تپانج	حار	صلب
اکثر	عظیم و قوی	معتدل	عظیم	تپانج	تپانج	اکثر	عظیم و قوی
سرطان	صغیر و عظیم	در میان	عظیم و قوی	تپانج	تپانج	سرطان	صغیر و عظیم
بندہ	عظیم و قوی	معتدل	عظیم	تپانج	تپانج	بندہ	عظیم و قوی
نات	عظیم و قوی	معتدل	عظیم	تپانج	تپانج	نات	عظیم و قوی
دور	عظیم و قوی	معتدل	عظیم	تپانج	تپانج	دور	عظیم و قوی
شد	عظیم و قوی	معتدل	عظیم	تپانج	تپانج	شد	عظیم و قوی
سرطان	صغیر و عظیم	در میان	عظیم و قوی	تپانج	تپانج	سرطان	صغیر و عظیم
سرطان	صغیر و عظیم	در میان	عظیم و قوی	تپانج	تپانج	سرطان	صغیر و عظیم
در در	صغیر و عظیم	در میان	عظیم و قوی	تپانج	تپانج	در در	صغیر و عظیم
در در	صغیر و عظیم	در میان	عظیم و قوی	تپانج	تپانج	در در	صغیر و عظیم
جنون	صغیر و عظیم	در میان	عظیم و قوی	تپانج	تپانج	جنون	صغیر و عظیم
ابن	صغیر و عظیم	در میان	عظیم و قوی	تپانج	تپانج	ابن	صغیر و عظیم
نہا	صغیر و عظیم	در میان	عظیم و قوی	تپانج	تپانج	نہا	صغیر و عظیم
عشق	صغیر و عظیم	در میان	عظیم و قوی	تپانج	تپانج	عشق	صغیر و عظیم

علی اکثر اطباء کے نزدیک خون عروق میں ہوتا ہے بلکہ جو مادہ اس میں ملتا ہے

خاتمہ۔ چونکہ اقسام نبض جہاں پر مولف نے بیان کئے ہیں وہاں پر ایک نقشہ
امراض کا لکھ دیا ہے کہ جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان امراض میں نبض
واقع ہوتی ہے اور جس مقام پر حالات کا ذکر کیا ہے وہاں پر ایک نقشہ مع
اقسام نبض تحریر کیا ہے مگر ایسا کوئی نقشہ اس میں نہیں تھا کہ جس سے ایک جگہ
کل امراض اور حالات جو اس نبض میں واقع ہوتے ہیں لکھے ہوں پس مولف
نے یہ نقشہ دائر مضامین نبض واسطے ملاحظہ کے خاتمہ رسالہ ہذا پر
لگایا ہے تاکہ کل حالات اور امراض متعلق ہر نبض کے ایک جگہ دیکھ لے جاویں
اور امراض پر جو ہند سے لکھے ہیں ان سے مراد تعداد امراض کی ہے جس سے
یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر قدر مرض متعلق فلان عضو اس نبض میں ہوتے ہیں اور تصریح انکی نقشہ
امراض متعلق تعریف نبض سے معلوم ہو سکتی ہے اس نقشہ سے فقط تعداد امراض کی معلوم ہو جاوے گی
الحمد للہ کہ یہ رسالہ نادر غریب قواعد نبض عجیب اختتام کو پہنچا
جس جد و کد سے مولف نے اس کو مجتمع کیا ہے ہر اہل تصنیف اسے جانتا ہے
خدا کرے کہ مقبول جہاں ہو ہر خاص و عام اس کے فوائد کثیرہ سے
فیضیاب ہو آمین ثم آمین شعر مولف

درین کتاب	سہوم گرت نظر افتد	پیش از کرم خویش کو خطائے غفلت
قطعہ تاریخ تکمیل	تالیف رسالہ رقمزدہ مولوی محمد امجد صلب	خونگواپی
طرفہ تالیف	بشیر احمد نمود	یانت شہرت چون کتابش جا بجا

خواست پس تاریخ مخمور در روش	تا فرستد پیش آن بحسد کا
ہاتف از روسے طبابت سال آن	گفت در گو ششم رسالہ خوشنما
۹۲ دیگر	
بشیر احمد حبیبہ باصفائے	جواز جد یافت میراث طبابت پے اور اک نبض ہر سقمیے
بحسب سال آن در عین تعجیل بگفت از من دلم بخیم حذاقت ۱۳۰۲ھ	
ایضا رقمزودہ حکیم محمد جعفر صاحب المتخلص بہ ساقی گوپاموی	
تالیف بشیر است کتاب بلفن طب	اسک فرمایا اب پے اہل غرض سفت از بہر سنش آراہ اور اک مرض گفت ۱۳۰۲ھ

قطعہ تاریخ تکمیل تالیف ریختہ خامسہ ندرت طراز لید صفر علی صاحب متخلص بہ شیدا گوپاموی	
تالیف نمود انتحابے	در فن شریف نسخہ فرد از بہر سنش ز ہاتف غیب شیدا سنے خیف جستجو کرد
سموع شد از زبان بہتراط تالیف بشیر ماجی درو ۱۳۰۲ھ	
خاتمہ لطبع رسالہ تعریف النبض از کار پروازان مطبع	
الحمد للہ کہ رسالہ نادر و اعجوبہ تعریف النبض جس میں علاوہ بیان کل انواع و اقسام نبض کی پوری تعریف کے ایک نقشہ جدولیہ میں اس امر کی تفصیل ہے کہ کون کون سی نوع اور قسم نبض کی کون کون مرض میں ضروری الوقوع ہوتی ہے مولفہ سند حکما مستند اطبا	

حکیم میرزا بشیر احمد صاحب گوپامونی بزبان سلیس اردو مطبع
نامی (راجہ) رام کمار دوارث مطبع منشی نو لکھنؤ واقع لکھنؤ میں
بحسب ایما و مزاج ارباب علم و فن جناب (راجہ) رام کمار صاحب
ادام اللہ اقبالہ۔ مالک مطبع بارہنم بمہماہ جنوری ۱۹۵۱ء
باہتمام بی بی کپور سبرٹنڈنٹ مطبع بہ حسن کتابت و صفائی طباعت
و خوبی صحت زیور مطبع سے آراستہ ہو کر رونق چشم افزائی عالمیان ہوا۔

اعلان

حق تالیف اس کتاب کا مصنف صاحب نے اس مطبع کو دیا ہے
لہذا حسب منشاء ایکٹ ۲۵ء ۱۸۶۷ء نمبر ۱۸۸۷ء پر حشری
ہو گئی ہے۔

۱۰۲	رسالہ معالجہ تپ و لرزہ -	۱۰۲	مخزن سلیمانی - ترجمہ اکبر عربی
۱۰۳	یکیمیائے عناصری - ترجمہ قرا بادین	۱۰۳	ترجمہ ہر دو جلد قرا بادین کبیر -
۱۰۴	تادری -	۱۰۴	ترقیات مسموم -
۱۰۵	مجموعہ میزان الطب اردو - مع نسخ	۱۰۵	ترجمہ قانون کشیخ رئیس -
۱۰۶	رسالہ -	۱۰۶	(جلد اول) امور کلیہ طب
۱۰۷	اکسیر الامراض -	۱۰۷	(جلد دوم) ادویہ مفردہ -
۱۰۸	مغربات بشیر - علاج قوت باہ -	۱۰۸	(جلد سوم) امراض جزئیہ
۱۰۹	اردو ترجمہ دستور العلاج	۱۰۹	(جلد چہارم) امراض عامہ
۱۱۰	ترجمہ قانونیچہ - اردو مع رسالہ قبریہ	۱۱۰	(جلد پنجم) قرا بادین و مرکبات -
۱۱۱	ترجمہ کامل لصناعہ - کامل دو جلد	۱۱۱	دستور انجات عن مصائب الحیات
۱۱۲	ترجمہ کفایہ منصوری -	۱۱۲	ترجمہ علاج الامراض -
۱۱۳	ترجمہ نفیسی - بزبان اردو	۱۱۳	جواہر النفیس - فی شرح ار جوزہ
۱۱۴	تحقیقات انسانی -	۱۱۴	شیخ رئیس -
۱۱۵	قرا بادین احسانی	۱۱۵	مغربات اکبری -
۱۱۶	ترکیب العلاج	۱۱۶	رموز الحکمتہ -
۱۱۷	انیس الغریبا - معرون بہ علاج الامراض	۱۱۷	معالجات احسانی -
۱۱۸	محبہ دآزمودہ نسخہ -	۱۱۸	مرکبات احسانی -
۱۱۹	رسالہ ادویہ - باشندگان دیہات	۱۱۹	رسالہ قارورہ -
۱۲۰	کے لئے مجرب نسخہ -	۱۲۰	عجالات مسیحی -

۱۰۲	رسالہ معالجہ تپ و لرزہ -	۱۰۲	مخزن سلیمانی - ترجمہ اکبر عربی
۱۰۳	یکیمائے عناصری - ترجمہ قراہ دین	۱۰۳	ترجمہ ہر دو جلد قراہ دین کبیر -
۱۰۴	فتاوی -	۱۰۴	تریاق مسموم -
۱۰۵	مجموعہ میزان الطب اردو - مع نسخ	۱۰۵	ترجمہ قانون مشیخ رئیس -
۱۰۶	رسالہ -	۱۰۶	(جلد اول) امور کلیہ طب
۱۰۷	اکسیر الامراض -	۱۰۷	(جلد دوم) ادویہ مفردہ -
۱۰۸	مغربات بشیر - علاج قوت باد -	۱۰۸	(جلد سوم) امراض جزئیہ
۱۰۹	اردو ترجمہ دستور الحلاج	۱۰۹	(جلد چہارم) امراض عامہ
۱۱۰	ترجمہ قانونیچہ - اردو مع رسالہ قبریہ -	۱۱۰	(جلد پنجم) قراہ دین مرکبات -
۱۱۱	ترجمہ کامل لصناعہ - کامل در دو جلد	۱۱۱	دستور النجات عن مصائب الحیات -
۱۱۲	ترجمہ کفایہ منصوری -	۱۱۲	ترجمہ علاج الامراض -
۱۱۳	ترجمہ نفیسی - بزبان اردو	۱۱۳	جو اسہر النفیس - فی شرح ارجوزہ
۱۱۴	تحقیقات انسانی -	۱۱۴	شیخ رئیس -
۱۱۵	قراہ دین احسانی	۱۱۵	مغربات اکبری -
۱۱۶	ترکیب العلاج	۱۱۶	رموز الحکمتہ -
۱۱۷	انیس الغریبا - معروف بعلاج الامراض	۱۱۷	معالجات احسانی -
۱۱۸	مجموعہ دآزمودہ نسخہ -	۱۱۸	مرکبات احسانی -
۱۱۹	رسالہ ادویہ - باشندگان دیہات	۱۱۹	رسالہ قارورہ -
۱۲۰	کے لئے تجربہ نسخہ -	۱۲۰	عجالتہ مسیحی -

۱۲۱	صحیفہ حکمت غریبہ جبین اکثر نسخہ	۱۲۱	ہندوستانی گھرون میں تیار داری حصول
۱۲۲	معین حمل کے لئے ہین بادلادوں کو بہت ہوا	۱۲۲	حصہ دوم
۱۲۳	قراہ دین نجم لغنی	۱۲۳	یون تو آپ نے سیکڑون کتابیں اس فن کی دیکھی ہوگی۔ مگر ہم دعوے
۱۲۴	کے ساتھ آپ کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ فن طب میں ایسی جامع کتاب پکی نظر سے شاید نہ گزری	۱۲۴	ہو جس میں خصوصیت کے ساتھ ہر ایک مرض کے تجرب اور تیر بہدوں نسخہ و بچ ہوں
۱۲۵	مؤلف علام نے جان اپنے مجربات کو اس کتاب میں جمع کیا ہے وہ ان وہ نسخے بھی لکھے	۱۲۵	ہیں جو حکماء حذاق سے مؤلف کو پہنچے اور جس کے متعلق کہا جاسکتا ہے کہ حکماء تقدیر
۱۲۶	کے وہ نسخے مایہ ناز تھے۔ اور چونکہ مؤلف خاندان حذاق کے ایک رکن ہیں اسلئے	۱۲۶	جو کچھ اس کتاب میں لکھا ہے وہ ہر صورت میں قابل اعتماد ہے۔ اکثر نسخے بالکل سہل
۱۲۷	الحصول لکھے ہیں جس کی وجہ سے اہل شہر اور دیہات براہستیفہ ہو سکتے ہیں صرف یہ	۱۲۷	خزانۃ الادویہ اردو
۱۲۸	مفردات طب میں ایسی جامع کتاب بزبان اردو آج تک	۱۲۸	شائع نہیں ہوئی اس میں جملہ ادویہ کے ہر زبان میں "یعنی عربی فارسی اردو انگریزی"
۱۲۹	نام اور ان کے خواص کو نہایت شرح و بسط کے ساتھ درج کیا ہے مقدار خوراک، مزاج	۱۲۹	دوا اور شناخت ادویہ کو بالتفصیل درج کیا ہے ہمارے خیال میں خواص ادویہ میں نجائے
۱۳۰	سیکڑون کتابوں کے صرف یہی ایک کتاب دیکھ لیتا کافی ہے۔ کاغذ اور چھپائی نہایت	۱۳۰	نفیس بوجہ ضخامت چار جلدوں میں یہ کتاب شائع کی گئی ہے اور قیمت مجموعی ہر
۱۳۱	چہار جلد - عمدہ	۱۳۱	

المشہور
منہجہ ہندوستانی گھرون میں تیار داری حصول

